

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

التماس از جانب مصنفت اہل اناس کہ شہزادہ صاحب کو یہ رسالہ مختصر و مفید مضمون نامہ کے
 تحت پیش کیا گیا ہے۔ فریضہ کے اس میں کھدیڑ میں بلکہ آگوشی دکھاوی میں پس ظاہر حال
 فریضہ خات کا جس کا نام جاہ دگر ہے سب دیکھ سکتی اور بیان کر سکتے ہیں کہ ایسا مکان اور ایسا سامان جو پس اس
 کے لئے ہو اور اس کے لئے نہیں ہو سکتی لہذا ان میں اسرارِ خفیہ کے افشائیں یہ رسالہ بحکم الاما علیہما بتعلیم خدا تعالیٰ
 کیا ہے تاکہ سب اہل کتاب اور اہل ایمان اس کے بارے میں دیکھ سکیں اور فریب شیطان میں نہ پڑیں
 ہو کر دولت الٰہیہ کو ہیکل فریضہ میں نہ ہو جائیں اور آخر کار صورت افشا اس راز کی زبان فریضہ میں اور
 کلید قفل وہاں فریضہ کی بھی ظاہر کر دی ہے کہ جو شخص چاہے فریضہ میں بھی پونچھ لیو کہ بدون کو اس سے
 رہا نہ جاوے گا جیسا کہ بیشتر چھپائی میں اختیار تھا کہ مردیہ مگر نہیں دیتا تھا اس سے زیادہ تر پیدا استعمال کلید قفل وہاں
 کے لئے تھا۔

افشائی اسرار فریضہ

قرار پایا پس اسرارِ عجیب اور اسرارِ عجیب حتمی اس میں تین تین
 ایک یہ کہ کیا عمل کرتی ہیں کہ بعد فریضہ میں ہونے کے ہرگز کوئی کسی طرح اسکا پید زبان پر نہیں لانا اور نہ ہر
 قفل پڑھتا ہو کہ فریضہ میں ہونے کے بعد ہرگز اسکا پید زبان پر نہیں لانا اور نہ ہر فریضہ میں کوئی ناپید و
 ناشید ہو گا پہچان لینا ہے یہاں تک کہ اگر دوسری جہاز آتی دیکھو فوراً جان جائے کہ اس میں ایک فریضہ بھی ہے
 ہے یا نہیں اگر کوئی فریضہ تازہ شہزادہ وارد ہو یا عقب دیوار گزری خود آدوسری فریضہ کو جو شہزادہ رہتا ہے
 خبر ہو جاتی ہے پس اس کے دریافت کر لینے واسطے اکثر فریضہ حتمی اور اہل کتاب اور امرا و دولتمند
 فریضہ ہو کر ایمان اپنا ہاتھ سے دیتی ہیں لہذا اس رسالہ میں یہ سب اسرار اور وجہ اس قدر افشا اور قفل وہاں کی
 اور صورت شناسائی اور معلوم ہو جائے کہ فریضہ قایم پوشیدہ عقب دیوار کو واضح تر کھدیڑ میں بلکہ آگوشی دکھاوی میں
 اور جو سامان اس فریضہ میں لوجا کر عمل میں لاتی ہیں سب صاف صاف کھدیڑ میں انسان ہونے فریضہ میں ہو معلوم کر سکتا ہے

مطالعہ فریضہ نول کشور مقسام گھوڑوں چھاپا گیا

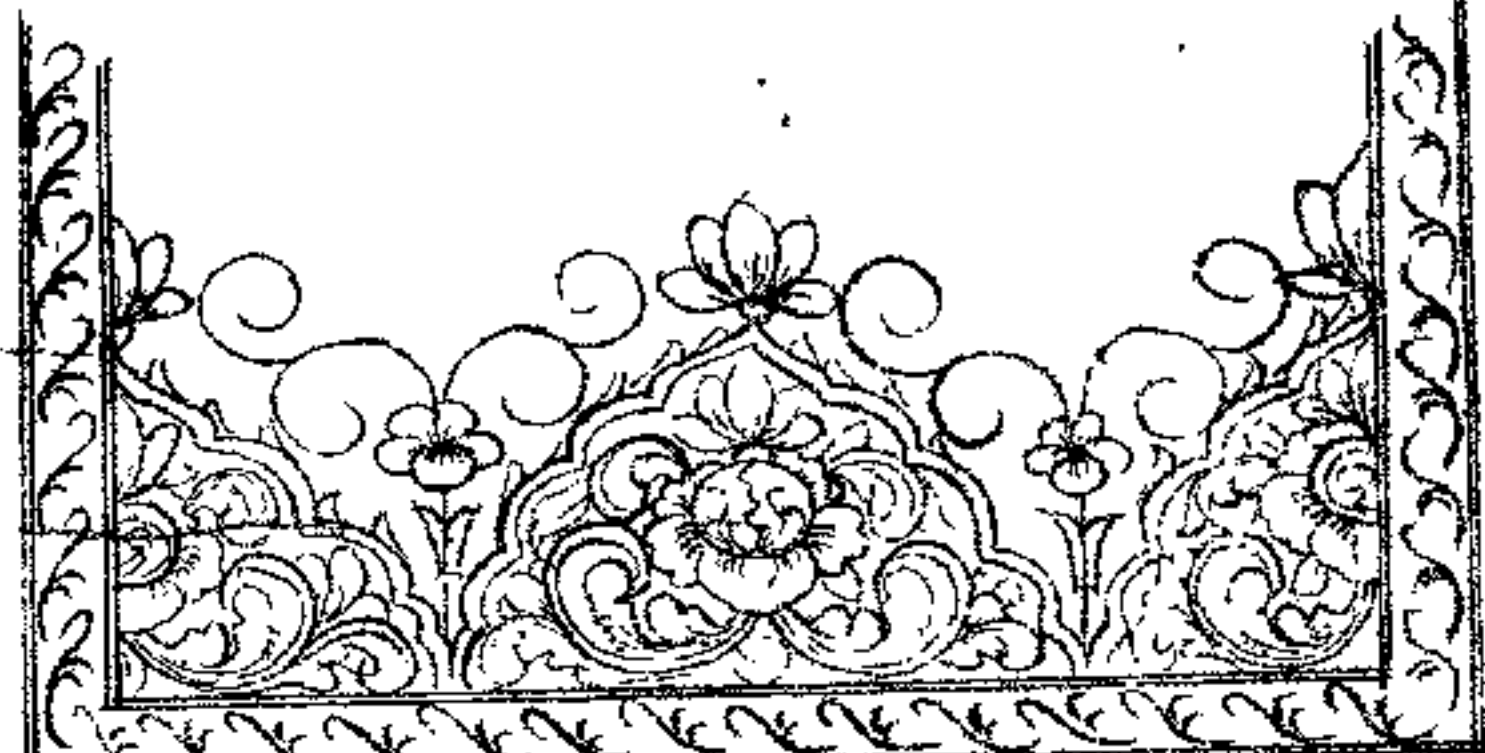
مضمون اطلاق ضروری الملاحظہ تقدماً لعلہ یزید مصنف کی طرف سے

یہ رسالہ اکتشاف فریضین کا محض واسطے انتباہ بندگان خدا کی شکل تمام مرتب ہو کر شائع ہوا ہے تا بندگان اہل ایمان اہل کتاب ناواقف بخیال درست نہ ہونے سے دین اور ایمان کی فریب میں گمراہ نہ ہو کھانہ کھائیں اور دولت ایمان کو ہاتھ سے نہ یابین کسو اسطے کہ طباہ کبیری طبعاً منصفین بحقیقہ مخفیہ کی باطنی جو یا اور متعیش ہوتی اور یہ کچھ بدون فریضین ہوتی کہ ہرگز معلوم نہیں ہوتا جب ناواقفوں نے ایمان پائی کہ فریضین ہونے سے اپنے دین اور ایمان اور یہ بین بچہ طور میں تا بلکہ ان دین اور مذہب میں زیادہ تر تقویت ہو جاتی ہے پھر ترقی و ترقی قلبی واسطے دریافت کچھ فریضین ہیں اور انکو تا مل نہیں ہوتا ہے کہ اسی فریب میں اگر نہ رہیں اہل ایمان اور اہل کتاب سیدیت دریافت راز کی فریضین ہو گئے اور ایک ہو جاتا ہے پس جب فریضین ہو جاتا ہے کہ بندگان خدا کا محض بطن دریافت حال کے ہو جب وہ حال واقعی تبوضیح تمام بدین فریضین ہونے کو بندہ بندگان خدا کو معلوم ہو جائے کہ پھر کا ہیکہ کوئی فریضین ہو کر دھوکھا کھا کر اپنا ایمان ہاتھ سے دیا کرے لہذا ملاحظہ کنندگان اس رسالہ کو نکتہ باریک پر لکھا گیا ہے کہ مصنف جو یا اس فریضین نو واسطے رونق بازار نافع مطبع کی مضمون کی ترقی اور چھاپہ بینی استقدر بذیل جہد اور کوشش میں کی کہ ہر قدر قلیل چند خبر سو ایسے مطبع علم کی ترقی کیا ہو کہ شمع کی روشنی نور آفتاب تابان کو دہ نہیں دے سکتی ہو بلکہ محض واسطے انتباہ بندگان ناواقف کے اس دام مخفی سے آگاہ کرنا ضروری ہو کہ اسے آگے بڑھ کر آتش زیر گاہ ہے اگرچہ روشن شینم گناہ بہت ہے پس ہر صورت میں ارباب قدر شناس معنی فہم دی مقدر و ترقی امید ہو کہ ایسی کتاب قلیل قیمت کہ نفع حاصل ایمان جمع اہل کتاب کی خریداری اور تقسیم عام میں کمال موجب اور جزیل اور ثواب خردی سمجھیں کہ اس سے زیادہ کوئی امر خیر نافع خاص و عام کار ثواب عقل میں نہیں آتا پس جس قدر سکی خریداری میں اہل قدرت کو زیادہ تر تمام ہوگا مطبع میں بکر بھی دور زمین چھپ سکتا ہے ہر صورت میں او و ہر خریدارون قدر شناس والا بہت کو ثواب فیض عام اور ہر حق حسن خدمت اور نفع رسانی اور اہل مطبع کا بھی بقدر خریداری اور ہر سکتا ہے مضر عہد چہ خوشبو بود کہ بر آید میگ کہ شہد و کار لہذا بمقام خیر خواہی ایک نکتہ باریک سے

خریداران رسالہ مذکور پیشتر سواگاہ کر دیتا ضرور ہے اور نگہ تیرے کہ حیب کوئی اس رسالہ کو تمام و کمال
 ملاحظہ کر لیا گیا اسکے مضامین کسی سے بڑھ کر گوش دل من لیو ہوگا اور سب سب حال اور حیب قریش کا
 تہذیب معانیہ چشم ظاہر کو منکشف ہو جائیگا اور کسی طرح کا شبہہ اس کے دل میں باقی نہ رہیگا اور سب
 فریب اور سب کھل جائیگا اور اس تحت میں کو اور کمال قبول کر لیا کہ مولف رسالہ سے
 قایت تنقیح اور بد تاہیدات غیبی سے زبان گو یا اور گوش شو اپر لکھا نہ کہ کو لکھو سو دکھا و یا ہر فقہ
 اور بیانی نصیب گوش و زبان پر لکھا نہیں کی ہر لکھ گوش و زبان پر ترقی کر کے نصیب چشم کر رہا ہے
 اول قرآن عظمیٰ اور تصانیف قیاسی قریب لکھی ہیں پھر تحقیقات اپنی چشم دیدہ پھر مضامین علمی
 جو آریاب عدل و ثقات کار افتادہ سے سنا اور تحقیق کیا ہے لکھا نہ کہ کو لکھو سو دکھا و یا ہر فقہ
 علم لکھو بھی لیا لکھ نہ سزا حکام ہر علمی کہ عالی پھر پھر بھی ترقی کر کے قریش کی زبان و سن لکھو بھی صورت
 لکھدی ہو کہ جسکو شبہہ ہو اس حکمت علمی جو قریش کی زبان سے بھی گوش خود سن لیو یا جو زبان سب
 تحقیقات اور تحقیقات کہ غیب سے کیا ہو کہ ان سب قیاسات قرآنی عظمیٰ اور علمی اور تحقیقات علمی و معانیہ
 کو اظہار زبان قریش سے تمام تطبیق دی ہو اس سب پر طرہ یہ ہے کہ ان سب ایک ایک معاملہ قریش کو
 آیات اخبار شہادت قرآنی بقا سیر پیغمبر اور حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے صرف بحد تطبیق دی ہو
 اور عقل بھی قبول کرتی ہو اور اسکے آثار و علامات ظاہر بھی جو دنیا میں نمایان ہیں اسکی بھی نشان
 دی ہے کہ ملاحظہ کنندہ کا دل وجد کرتا ہو اور سب مضامین و علمی مثل نقش کا لچر دل پر چم جاتی ہیں اور
 آدمی اپنی ایمان کتب آسمانی کی تقویت حاصل کر کے اس دم فریب سن کر جاتا ہے پس اس سب سے جو اصل
 ایمان اور اصل کتاب اس دوام فریب کی خبر پتی کتاب و لفظ عقل کے موافق پاتا ہو فوراً باور تصدیق کر سکتا ہے لہذا اگر
 کسی قریش سے بدون تصدیق حکمت علمی مندرجہ رسالہ کو ان سب مضامین و علمی کی تصدیق ہو بھی جاوے گی
 فوراً انکار اور کذب کر لیا اور معالطہ دیو لیا اور غلط بتاویگا کہ اس کے کہ حیب تصدیق کی گویا سب راز
 قریش کا لہنی زبان سے کہدیا یہ کس طرح قریش کر سکتا ہو اس لئے کسی ناگزیر انکار اور تکذیب کہ لیا
 پس ایسے مقام میں عاقل کو چاہئے کہ اسی انکار و تکذیب قریش کو عین دلیل صحت سب مضامین

ہر سال کے لیے ایک نیا نیا سبب وزدی اور سبب دست نعل ہو قیام اور ہر وقت
 وزدی کا یہ تالیق اعتبار اور اتعانت کی وجہ سے اپنے منہ سے اقرار وزدی کا کرتا ہو جب اور کیا ہو
 کیا پھر جو کب یہ لانا ملاحظہ کنندگان رسالہ کو پیشتر سے اس نکتہ فائض پر گاہ کرو قیام مقدم
 اور ضرورت ہو آگاہیہ فرمیشین سے مضامین مختلفہ مستندہ سیم ویدو رسالہ میں جس کے سبب کہ
 تلمذ یہ کو دلیل علی صحت مضامین کی گھنٹی گزرتی اگر حکمت عملی مندرجہ رسالہ کو نقل میں لاسکیں بعد
 اوس عمل کے سبب فرمیشین جو پوچھ خود بخود کہنے لگیں کہ اور سبب مضامین مندرجہ رسالہ سے کہ
 کرو پوچھ اور ایک بڑا امتحان تاثیر اور صحت اس مضمون کا کیفیت حال مولف رسالہ سے معلوم ہوتا ہے
 کہ عمدہ ترین تاثیرات فرمیشین سے یہ بات یقینی میں کھارتر ہے کہ بعد فرمیشین جو جانیکے زبان بیان
 کی اظہار حال فرمیشین سے بند ہو جاتی ہو جیسا کہ مولف کی تحریر سے پیدائے کہ محض یہ نکتہ فائض
 مولف رسالہ سے ہر طرف کی تحقیقات اسرار فرمیشین کی کی جب بیان لکھتے ہیں قیاسات عقلی اور نقلی
 اور محض سے اوسکا من پورا تموا لگاتے میں جا پوچھا وہاں بھی بقدر امکان کوئی دینہ تحقیق اور
 نتیجہ کا اوشا نہ کھا جیسا کہ رسالہ میں لکھتا ہے جو کہ ابتدا قیاسات عقلی اور فراست قیاسی اور
 آیات متواتر قرآنی سے اونکو تقویت قوی اوپر بظلال اور فریب اس دام بھلی کو پہنچ جاتی تھی اور پھر
 بعد تحقیقات اور جاننے مضامین کلمتہ کو اسکے دل پر یہ بواقعی نقش ہو گیا کہ بعد فرمیشین جو جانیکے
 ایمان یقینی جاتا رہتا ہو اور زبان بیان کی اظہار اس حال خاص سے بند ہو جاتی ہو اور یہ سب کوشش
 اور سبب مولف کی محض وہ اسطرح اظہار حال اور ابتداء اور تخریر فلاح کو تھی تاہنجان خراجہ کرین اور
 وہ کھانہ کھاوین جب اظہار حال بعد فرمیشین ہو جائے کہ محال معلوم ہوا اور سلب ایمان کا علاوہ
 بار اس تقویت قلبی اور تقدیم تاثیرات قرآنی ذرا کتاب فرمیشین ہر جہاں سے مولف کو محفوظ رکھا کہ اس
 کی بھی خبر اور نظیر آیت قرآنی سے رسالہ ہذا میں مندرج ہو کہ *وَأَوْثَقْنَا أَمْثَلًا وَأَلْقَيْنَا مِنَ الْغَمِّ الْبَلَدِ*
 خیر لو کہو معلومون الخ پھر جب بعد آئے لکھنؤ کے مولف کی کوشش اور جو بانی محض بہت خیر
 اور ابتداء فلاح کے بواقعی ثابت ہوئی تب امداد غیبی سے خود بخود بد ہو چکی کہ بلا انھیں اور

یہاں ارادہ اخبار مطبوعہ کابل سے تصدیق و اطمینان کچشم ظاہر زبان فریضہ کی طرف سے ہو گیا جیسا کہ آخر رسالہ
 فریضہ کے واسطے تمام مرقوم ہے پس اب یہاں اس تاثیرت فریضہ کو ملاحظہ کرنا چاہیے کہ مولف
 رسالہ کو اس سبب تحقیقات سے دو باتیں کہی ثابت اور امتحان ہو گئیں ایک وہ کہ آدمی بعد فریضہ
 ہو جانے کے خوف ہمزاد شیطان کچشم کے کہ ہر وقت متوجہ برہنہ بکف سر پر کھڑا نظر آتا ہے اور احوال
 کا گزیر نہیں سکتا کہ یہ قتل کا یقینی جانتا ہے اور غیر فریضہ جو کچھ حال بالائی اوچھا و دھیر سے دریافت
 کر کے مجھایا کرتے لگتا ہے اور سب فریضہ لوگ دشمن جان ہو جاتی ہیں اور تا امکان کسی
 حیلہ و بہانہ و عقاد فریب سے اور کے قتل اور ضرر جان میں دروغ نہیں کرتے ہیں چنانچہ یہ بھی
 امتحان کچشم ویدہ مولف رسالہ کا لکھتا ہے پس اس وہ خیالی کو نیز در تاثیرت فریضہ کے
 مولف کے دل پر اس قدر غماہ ہو گیا کہ شمسہ امیری بین اس رسالہ قیاسی کی ابتداء سے تالیف
 مقارن لکھنویں با مستند آیات قرآنی معلوم ہوتی ہے اور شمسہ امیری بین اپنا جاننا اور اس
 تحقیقات کو کاتب میں لکھتا ہے اور اس زمانہ عہد شاہی میں بعد آئے لکھنؤ کو کہ غالباً شمسہ امیری
 ہون پس اس شمسہ امیری سے کہ ابتدا سے تا اب تک تھی ایک تا حالت تحریر کہ شمسہ امیری
 بیس برس گذرتے ہیں کہ مولف نے بھی شاید خوف ضرر صافی فریضہ اس رسالہ
 اظہار اور اعلان میں بیس برس تک تامل اور احتیاط کیا حال آن کہ محض یہ ارادہ افتخار یہ سب کوشش
 بیع اس کے تحقیقات میں عمل میں آئی تھی پس اس قدر ضبط اور احتیاط اس شخص سے محض بتاؤ
 ستر فریضہ کے معلوم ہوتا ہے اب جو مشیت ایزدی اسکے اعلان پر مقتضی ہوئی تھی من اللہ
 مولف کے دل پر یہ وارد ہوا کہ افتخار میں صرف ضرر جان ہو اسکا اللہ نگہبان ہو اور بطاہر
 عمل صفت پسند انگریزی سے اطمینان ہے معہذا جان کا بہرہ ایکن جانا ستر اور دیکھتے
 اور چھپانے میں ایمان کا جانا یقینی اور جان بوجھ کر لکھنا گویا سب ہندگان خدا ناواقف
 کا بیان لکھنا ہے کہ چاہا اور تا بینا کو دیکھنا اور خاموش بیٹھنا گناہ عظیم ہے ہذا اور افتخار
 غالب آئی کہ فریضہ میں برس کے بعد اس مطلع تک تو بہت چوچکی و نا ٹھینا اللہ استغفرہ



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ یُحْیِی الْمَوْتِ وَیُبْطِلُ الْبَاطِلَ وَیُثَبِّتُ الثَّابِتَ الْمَبْقٰتِ وَیُکَلِّمُ
 سَمٰئِشَ مَخْدَمِی رَاکَہِ ثَابِتِ مِی کِنْدِ حَقِّ رَاوِیُو مِی گِرُو اَنْدِ بَاطِلِ رَاوِیُو مِی سِیْدِ اِرْثَابِتِ بَاقِی رَاوِیُو مِی
 الْمِی تَحْمَلُ الْمَرَّ اَمْلُ هُوَ الَّذِی الْهَمْنَا حَجْرًا حَیْجُ بِهَا اَهْلُ الْمِبْطَلٰوِنِ وَ
 سِیَاوِی اِزْجَارِ وَنَدِہ رَاوِیُو مِی کَہِ وِرْدِی مَالِ اِذْخَرْتِ حِجَّتِ رَاکَہِ فَلَیْمِی سِیْمِ بَانَ اِہْلِ اِبْلَا نِزَا
 عَلَمْنَا اَبْرَہَ تَبِکَّتِ بِهَا اَوَّلِی الْعَزْذُ لَانَ وَالْعُدْوَانَ وَالصَّلٰوَةَ وَالسَّلَامَ
 وَاَمُوختِ مَارَا اَبِتِ رَاکَہِ فَا مِوِشِ مِی گِرُو اَنِیْمِ بَانَ صَا حِیَانِ گِرَاہِی وَحَدَاوَتِ رَاوِیُو مِی وِی سَلَامِ
 عَلٰی الرَّسُوْلِ الَّذِی اَلْحَمْدُ تَحْمَلُ الْعَمْرَةَ الْبِیَانِ مِنْ بُلْغَاءِ بَنِي عَدْنَانَ وَفَضْلِ عَمْرٍ
 پَرِی سَوٰی کَہِ فَا مِوِشِ کَہِ وِجَابِ وِی گِرَانِ مِی اِنِی بِلِیْعَانَ اَوْلَادِ عَسَدَانَ وَفَصِیْحَانَ
 قَطَانَ هُوَ الَّذِی اَتٰی بِالْقُرْآنِ وَنَسَخَ مَا اَلْقَا لَ الشَّیْطَانِ وَاذَّلَ لَہِ
 قَطَانَ رَاوِیُو مِی کَہِ اَوْرِدِ قَسْرَانَ رَاوِیُو مِی کَہِ وَاَنِی رَاکَہِ تَعْلِیْمِ وَاوَاوِرِ شَیْطَانَ وَخَوَارِکِ
 وَاَنْحَرٰی الَّذِیْنَ اَتَّبَعُوْا مَا تَشَبَّهَ الشَّیْطَانِ عَلٰی مَلٰئِکَتِ سَلِیْمَانَ
 وِی سَوَا اَمُو وَاَمَانَ لَاکَہِ کَہِ وِی پَرِی وِی سِی اَنِی خَوَانِدِ شَیْطَانِ مِی بِلِکِ سَلِیْمَانَ

وَعَلَىٰ الَّذِينَ يَتَّبِعُهُمْ سِرًّا أَلَّا ذَرُوا إِلَّا يَمَانًا وَمَا خُفِيَ بِهِ الَّذِينَ يَتَّبِعُهُمْ هَذَا إِلَّا
وَبِرَّالِ أُولَئِكَ أَنَّهُمْ سِرُّوهُمُ انصافان ایمان انه وبرا صحاب اوله که آنها را می بیند گان

اصحاب یقین و استوار سینه اند
اصحاب ایمان و الا نفاق

اما بعد تو ان دانست که سر بر گاه از دو کس بلکه از دو لب متجا و زنده شایع می شود که سیر و ایا که از این
افشاگرانه نگر سیر فریشتین که هزاران کس تعدیه و تجا و ز کرده و میکند و هنوز همچنان از غیر فریشتین کس است
و استعدراک و تشخیص این سراز قران عقل و نقل اگر واقعی هم باشد مفید قطع و یقین نمی تواند باشد
که مضامین قیاسی را چه اعتبار و که ام نفس قطعی و متصح بطاهر و مخصوص دیده نشد که بران حکم
قطعی و یقینی کرده آید آخر عقل و تفرس چنان مگرم که که با نمیر تقسیم و تواتر از غیر فریشتین نقلی با ایمان
غالب که خالی از سحر نباشد که همان سحر و سکوت بر لبها میزند چون کاتب الحروف در گفتیش و تفتیش
این را تراست و آنچه از نقل و عقل و قرائن و آیات و همیشه تحقیقات و کتب باثبات و وثوق رسید شرح
و بسط تمام چنان بنجامه سپرد که عقل سلیم هم تصدیق و وثوق آن مگرم که و معجزات آنکه از زبان
فریشتین هم سندان یافته نشود و یا چشم خود دیده نشود چنان خاطر نمی رود تا اینکه بحسب اتفاق و حکم تقدیر و اراده
شوال مسئله هجری اتفاق و رود کلمه افتاد و را آنجا که از بعضی متفکران و بعیت گان حال و بعضی
فریشتین بواقعی دریافتند و سنجیده شد همه حال در قعی با قیاس و قرائن و تحقیقات خود که بیشتر در قمر
و قمر تبرس نوشته شده بود مطابق افتاد و بر مقدم هم بجزید تمسح و تحقیق پس نگریه آنچه از شخصی مسالمت
از زمره عدول و ثقات که فاضل معتمد و مدرس خاص بکام معاون علمای مدرسه سرکار کهنی بود و هم حال
و معاملات فریشتین چشم خود دیده و تحقیق کرده بود تحقیق و تمسح و ثبوت پیوست و با عقل و نقل هم مطابق
افتاد بجز تعلیم خاص الما و الشما می مغزی البیه توضیح تمام ایضا تقریب و آخر رساله نویا ینده مگر گنایده
شد و آنچه از تحقیقات این مدرسه کمپنی که مرودیندار از ثقات مسلم الثبوت مشین و مذهب اند و ثبوت
رسید و با عقل و نقل و تحقیقات خود هم مطابق افتاد و تیر و را و آخر رساله تبصریح تمام شرح داده چشم

و آنچه از بیان فرشتین به تحقیق و تحقیق رسیدند بدین حکایتیه با و آخر نوشته شده و آخر کار که من است
 کلیب این قفل و بان هم هم رسید و با عقل و نقل و قرینه قیاس هم قریب تر منظر و بدیه و اثر رساله
 بنجا رسیده شد و عرض که جان سخن نیست که در فرجه پیشین همه عادات و خصائل حسنه و صفات پسندیده
 مثل سخاوت و ترمیم و علم و سمدباری و صبر و تحمل و سلامت روی و رضا جوئی و خصلاتی و درودهای
 بندگان خدا و راست گویی و راست معاظلی و مروت و تقوت و صلاحیت و بی عیب و عیب و بی عیب
 جمع می شوند و همین صفت را همین ایمان و بایه نجات خود میداند و مذمب ظاهرش به طریق کار و
 و سنی و مهند و پیروی و نصاری باشد به دستور عادات ظاهر و باطنی باشد مگر فقط ایمان او
 که مراد از عقاید باطنی است قطعا نازل می شود یعنی ایمان و اقیان او بر بعثت و نشر و جنت
 و نار و حساب و کتاب و کتب آسمانی و ملائکه و انبیاء و اشیا را با نایب علم و السلام و در اول
 نمی ماند و قطعا نازل و همیشه در این را محض باطل و لغو و عیب و تقاضا و مفصل می بیند و چنان
 بر آتش می نشیند که آیه برای تنبیه است که نه از او تعالی که نشانی ندارد هزاران خلقت
 و یزبان عالم چه اگر روی کند و خواهد کرد و می میرد و خاک میکنند و باز عالمی و گریه میکند و اولی است
 که پس از سالهای و روزه باز همان مردگان خاک و خاک است و نیم پاره پاره فسیله منتهی را که بجا بدیده زنده
 و مسوت کند و موافقه و محاسبه نمود و عدد و قصاص جاری فرماید مگر در زمانه حیات هنگام و وقت
 و خیال خیر و شر بر او سزا اختیاری نداشت و کدام مانع بود که بولسیا منسیا و فحاشی بخت و مدت و در
 باز زنده و موافقه کند از ازل همین کار است که هر گونه خلقت پیدا میکند و می میرند و باز خلقت
 و عالم و گریه پیدا میکند و دنیا کسی از بیخ و راحت خالی نیست همین مکافات و جزا و سزای
 اعمال حسنه و سیات او و دنیا تمام می شود با پس از سالهای و روزه موافقه قالوا اذ انزلنا کتابنا
 و علینا ما و انما لیقولون دیز حسب مذمب و لقیه سالتیة فی عبادت هم لظالمین پسندیده از روی کارش
 گریه نموده باطنی و قول او بجای خود همین است که خدا را زین بر جاستن و شستن و ذوق کردن و بدیه
 و در روز قیامت که نامش صومعه و صومعه و صومعه و صومعه است چه حاصل چه فایده که آتش غنی است

همین که بندگان خدا بیکویی و راحت کرده شود و بد معا لگی و فریب و بکر و عا و در نگوئی و خیانت و کفایت
 و عدلی رواندار و پنه بندگان خدا را از خود زانی و خوشنود و در همین باب نجات خود و رضای خالق است
 که گفته اند صی خواهم که خدای مژگو نختند با خلق خدای کن نگوئی به الدعا چون کاتب الحروف و حال
 چنان وید لا حرم بنا بر امتیاز مسلمانان ما واقع که اکثر بسبب ناواقفیت محض نیست استعلام و استدرک
 حال فریضین دولت ایمان از دست داده فریضین شده بدستور هر سکوت بر لبها میزنند بسطیر
 ابن سطر می چند بهادیت که در تالش و کوزان علی باورین بلا اقامه دولت ایمان از دست دهند عرض
 که مثل کتر اهی مختشان باید است که هر که لقمه نان خود و قلب ما پیش در کلمه میگویم که فریضین من نسیم

مقدمه و حاصل حقیقت و نیای فریضین

چون لفظ فریضین لغت انگریزی است لا حرم صحت لفظ معنی لفظی از آن بسبب آن توان دریافت و آنچه
 تحقیق واقعی معلوم شد بجای خود بخامد میزده شد نو عیبه که میلفظ ما مردم بر زبانهاست بهمان لفظ
 تعبیر کرده از حاصل حقیقتش و ما همیشه آنچه معلوم شده است نوشتن ضرور اقامه تا بندگان خدا
 از ناواقفیتها مبتلا نشوند زیرا که بسبب تحقیق بودن این معاکرنا و اقصان نا عاقبت اندیش اول
 محض نیست استدرک حقیقت حال فریضین میشوند بعد اگر سر هم رود سمران نمی دهند بدین
 جت و گران راهم بنا بر اوراک سمران و کشف این معاتمنای استدرک آن و اخیتار جوش میزند
 تا اینکه همین تعطش و بی اختیار بی این مرض متعدی شده یو ما فیو ما ترفی پذیرفت و عالمی مبتلا
 و میشود و شیطان را دام قوی برای گرفتاری مروان بدست آمد و عیب چند قانون درین مرض
 متعدی لازم گرفته اند که انسان را در اختیار کردنش وقت و شواری نمی شود بلکه شغف و اهتمام
 می افرازد اول ابتدای شغف همان استدرک حقیقت حالش می باشد و هم چون دیدند که هیچ
 مذمب از مومن و کافر و یهود و نصاری و غیر هم موقوف نبود است و هر خبر گد باشد پروایان است
 و در احکام اصل مذمبش ظاهر فرقی و فتوری نه نمی باید لهذا بسیار بر لها سهل شده است سو هم فواید
 هم درین واقع ترمینند که یک و گری جنس خود را بچگونه محتاج نتواند دید چپا رهم و در حال معیت

و ضرورت از جان و مال و عبادت روحی و جسمی شریک و معین یکدیگر میباشد بخلاف دیگر مذاهب و فرق که در دوستان و برادران با هم جنگ است بدین بیخ الفت نه برادر برادر و وارث بر وارث مهره نه پدر را بر پسر می نهند نه غرض که بدین وجه و طبع این مرض عام شایع و اول شده تعدیه میکنند این حقیقت حالش نشستن و جب آرزو کسانیکه محض بنیاد ارگک حال فریشتن نشیند بی فریشتن شدن حقیقتش دریافت صحت سکوت بهم رسانیده باز مانند کسانیکه دیگر وجه اختیار میکنند نیز قبلاً آن آگاه شده گمراه نشوند فائده بعد تحقیقات واقعی آخر کار معلوم شد که اکثر اهل کتاب را فریشتن میکنند بنور میکنند که خود کتاب ایمان و منبری ندارند و علت غائی از فریشتن کردن سلب ایمان است این خود و چه خود حاصل پس اولایک نکته گوش دل قاطع نشین باید کرد تا اصل مدعا باسانی بر خاطر شنید و آن اینکه اگر بالفرض کسی معاملات فریشتن را چشم دیده بیان هم کند چه چنین و چنان حرکات و معاملات میکنند و عجایبات می نمایند ازین بیان هم اصل ماهیت و کیفیت آن معلوم نمی شود و مثلاً اگر کسی سماعت انگلیزی را دیده بیان کند که هر یک گفتم چنان آواز میدهد و بر نصف و ربع چنین آوازی آید و حساب روز و وقت و ماه و طلوع و غروب بالمال چنان معلوم میشود و آوازها را گون مجوی آید از هر حرکات نمایان که دیده ظاهر مرئی میشود هر یک تواند دید و تواند گفت مگر از چنین بیان گفتم ماهیتش دریافت نمی تواند شد که کدام وسیله واقع میشود که این حرکات مختلفه در شی و او درست و صحیح ظاهر میشوند و هیچ یکی فرقی و التباسی واقع نمی شود پس همین نمط اگر کسی حال فریشتن هم چشم دیده همه حرکات و سکانات آنجا بیان کرد از آن سامع را سکوت و ادراک ماهیتش نمیشود و تا که لم و ماهیتش معلوم نکند از بیان چنین معاملات ظاهری و مرئی چه بخورد که مدعا از ادراک اصل حقیقت است نه معاملات ظاهری چه جا که انقدر هم کسی نمی گوید و حرکات ظاهری چه بیان نمیکند پس کدام سبب است که هر سکوت بر لبهاست حال آن که طبیعت انسانی بیان عجایب که چشم دیده یا شنیده یا تجویل عیاشند خصوصاً آنکه خواص را هم تاب ضبط و حفظ آن کمتر میباشد پس اگر چه در هر چه فریشتن که هزاران فضول سبک و وضع ناخاطره بشیرم که یک لحظه اخطای سخن از آنها بر آید بهر چه فریشتن بنیت اظهار و افشای راز فریشتن میشوند باز چه ممکن است که کنایه هم بر زبان آرند گویا

هم رود آن لکه خبر شد خورش باز نماند پس این کلمه تیرور یافتنی است که باعث اینقدر کف است
 و اخفای شدید می شود که با همه تعمیر هنوز مخفی است بخلاف دیگر اسرار که هرگاه از شقیقین منتهی شود
 شدند ممکن نیست که مخفی بمانند اسرار او حاجوز الاثنین فشا و تیرعات غامبی و مصلحت شبان نیز
 سر و کتمان شد و ریافتنی است که در اخفای این چه مصلحت دیدد اند لا جریم اصل ما بهتشدن
 مقدم آمد که حرکات و معاملات ظاهری که از تفرعات است کما هر چه عاوم نشود که اول آن وقت
 بر فریبش شدن است اعوذ بالله من ذلک پس اصل حقیقتش چنان نوشته من می باید که از روی
 عقل بخاطر شبید و در آن صحیح هم قبول کند و گنجایش شتاب و احتمال کذب هم باقی نماند و چون
 آنچه امور فقط قیاسی گو قریب العقل هم باشند معتبر نمی باشند لهذا اصل قطعی هم ضروری باقی نماند
 عقلاً و نقلاً گنجایش شتاب و احتمالات باقی نماند و بجز ذلوق چاره نباشد و الله و سلم التوفیق

فصل در بیان اصل ماهیت و حقیقت و پیشین و و که حالات ما تبعات بها

اول باید است که چنین انبیا این متعارف که از سالامی در آن جاری در روز و تیرتی است بی اصل نبوده باشد که اکثر
 علمای سلیم الرای هم درین مبتلا بوده اند اما اصل و مشتبه باشد که عقلاً همان شبهه مخالفه خورده و خجسته
 میگذرد و عیب را بصورت هنر و بدیه قریب می خوردند و هم در حد تحقیقات اصل ماهیت این بوده ام که از اول
 معاملات و حرکات ظاهری که آنهم کسی بیان نمیکنند کاری نمیکنند چون نیک و زیگ استیم و تحقیقات کردیم
 و بعد که عقلی و روایات سماعی لطیف و اوم اصل وجود هم تکفیر این شرح و بسط تمام در صحت غیر یافته و نیزند
 حدیثاً بر اینقدر هم پس نکرده اکثر تفاسیر خصوصاً تفسیر فتح الغزیر تلاش کرده دیدیم و غور کرده با مضامین
 سماعی موازنه کردیم مطابق برآمد اول هم بر واقعیت آن قرار گرفت که البته چنین بوده باشد و آنچه پیشین
 و تحقیقات کردیم و عقل و فکر سنجیدیم بعینه هو به توضیح بین مناصح و صحت غیر دیدیم که لا رطب ولا لیس
 الالافی کتاب مبین لاجرم بران و ثوق کامل کرده ممل گندم شنش رواند شته جرات تهریر کرده که خالی از
 عام نبوده است بیست اگر بنیم که تا بنیا و پاه است و گراموشن ششم گناه است و آن اینکه گفته حضرت سبحان
 علیه السلام خود ثابت است و مهم و می که بعد گفته آنحضرت دیوی انگشتری آنحضرت را بروده دعوی سلطنتی کرده بود

سلیمان ہر آمدہ برجن والنس و دیگر حیوانات مسلط شدہ کہا قال بخروا علی و لقد فرقتنا سلیمان و اٰتینا علی الکرم
 جسدا ثم اناب و تصیح این حکایت و تفسیر جلالین واضح تر است من اراک الاطالیح علیہ علیہ علیہ علیہ علیہ
 و از اینجا کہ آیت خود از صرہ شیاطین اندکما قال و کن من الجن چه جا کہ دیگر اخوان شیاطین ہم حکم نسبت
 با و رساختہ باشند پس دیوان و شیاطین و چنان حال راہ باطل و کفر و ریاس اسلام و ہدایت بردار
 لایعالم تعلیم نمودند و انہما باشند ایستادہ از زبان حضرت سلیمان می مشغولیم چاہے تا ایمان نیاریم و باور تکوین
 آن راہ ضلالت را عین ہدایت . نسبتہ بعقیدت تمام انیتا میکروند تا اینکہ پروردگار آن عقیدت فاسد
 سینہ بسینہ بتبا و شدہ بصورت کذافی جلوه ظهور گرفت کہ نامش نمیشین کردہ کہ کفر و ضلالت تین
 شبہ نیست و کسانی کہ نسبت بحضرت سلیمان می کنند یا دستہ برای معاطہ و گرفتاری دیگران تجاہل
 است یا خود غافل و گمراہ و فریب خورده اند چنانچہ او تعالی تبصریح و اقمی سیر یا بدو آیتان و شیاطین
 علی ملک سلیمان و کافر سلیمان و لکن شیاطین کفر و العلمون الناس التی ازین معان و صریح کا
 ہو یا است کہ نسبت کفر بطریق آنحضرت بیست گری شیاطین کہ بجای آنحضرت نشسته کار خود میکنند
 کا فر شدند و کافر سلیمان و لکن شیاطین کفر و ازان باز کہ آنحضرت بکلمہ ثم اناب بعد توبہ و انابت باز بر
 خود و قایض و متصرف شدند آن ہمہ شیاطین معنوی را در سلاسل و اغلال و عذابات شدیدہ مبتلا فرمود
 کما قال بخروا علی و شیاطین کل بتا و و خواص و آخرین معترتین فی الاضداد لیکہ اصل فرشتہ از زمین
 جاہت و تکفیرش ہم از زمین جاہ ثابت چون شیاطین احتمال دہند کہ شاید کسی باصل کار پی
 پروردگارین را متنبہ کردہ باز دارد یا باز آنحضرت سلیمان علیہ السلام بجای خود ممکن شدہ از عقائد
 و حرکات و عادات انہا آگاہ شدہ تبارک فرماید کہ مرقع لمداستہ و کتمان فرورد استہ و حرکات
 و عادات و عبادات ظاہرے فرق نکردند تا پروردگار از روی کار بر نفی چنانچہ ہرگز زمین نمط ذالعی و شیاطین
 و جبارست و تیر بخیاں آن کہ انسان در میان عجائبات بے اختیار و مجبول است و حفظ از از او
 دشوار را حرم قطع نظر از تحذیر و تنجیف بسیار سحرے بر او مسلط کردہ اند کہ بسبب مسخ و پویش انظار
 آن از زبان خودش ممکن نباشد کما قال اللہ تعالی و العلمون الناس التی و اکثر مقامات

ملاحظہ فرمائید کہ شیاطین کافر و کافر سلیمان و لکن شیاطین کفر و العلمون الناس التی ازین معان و صریح کا ہو یا است کہ نسبت کفر بطریق آنحضرت بیست گری شیاطین کہ بجای آنحضرت نشسته کار خود میکنند کا فر شدند و کافر سلیمان و لکن شیاطین کفر و ازان باز کہ آنحضرت بکلمہ ثم اناب بعد توبہ و انابت باز بر خود و قایض و متصرف شدند آن ہمہ شیاطین معنوی را در سلاسل و اغلال و عذابات شدیدہ مبتلا فرمود کما قال بخروا علی و شیاطین کل بتا و و خواص و آخرین معترتین فی الاضداد لیکہ اصل فرشتہ از زمین جاہت و تکفیرش ہم از زمین جاہ ثابت چون شیاطین احتمال دہند کہ شاید کسی باصل کار پی پروردگارین را متنبہ کردہ باز دارد یا باز آنحضرت سلیمان علیہ السلام بجای خود ممکن شدہ از عقائد و حرکات و عادات انہا آگاہ شدہ تبارک فرماید کہ مرقع لمداستہ و کتمان فرورد استہ و حرکات و عادات و عبادات ظاہرے فرق نکردند تا پروردگار از روی کار بر نفی چنانچہ ہرگز زمین نمط ذالعی و شیاطین و جبارست و تیر بخیاں آن کہ انسان در میان عجائبات بے اختیار و مجبول است و حفظ از از او دشوار را حرم قطع نظر از تحذیر و تنجیف بسیار سحرے بر او مسلط کردہ اند کہ بسبب مسخ و پویش انظار آن از زبان خودش ممکن نباشد کما قال اللہ تعالی و العلمون الناس التی و اکثر مقامات

سجاده باطل رفته از هاروت و ماروت اندک و به مسلط میگردند حال آنکه آن فرشتگان نمی آموختند و اول تعلیم
 آن عذره و انکار بسیار میکردند و آگاهی نمودند که محض کفر است و ایمان در فتنه و بلا بوده ایم شماینا مزید
 و کما فرشتیو یکما قال عزوجل و ما انزل علی الملکین سیاطل ہاروت و ماروت و ما علمین من احد حتی یقولوا
 انما نحن فرستہ فلما تلحقون شیاطین الیبن و الالیس نمی شنیدند و نمی فهمیدند و با صراحت تمام می آموختند
 تا باطل تعلیم میکردند حال آنکه بجز ضرر و کفر صریح هیچ فایده آنها نبود و کما قال عزوجل و جعلون ما لیکرم قالیم
 ولقد علموا ان اللہ فی الاخرہ من فلاح و لیوکس ما شئوہا بقسم لو کالو الیعلمون و اگر آن مردمان نمی آموختند
 و ایمان بجز آورده پیر میگردند و رحق آنها اولی تر بود و کما قال عزوجل و لو انهم امنوا بالقول الکتوبہ من عند ربہ
 غیر ان یؤمنوا بعلیون و تصدق این قصه در تفسیر فتح العزیز بشروح و بسط تمام موجود است من اراد الاطلاع
 عالیہ فلیزج الیہ مجلا ایکنه زنی با صراحت و مبالغه تمام بر سران چاه فتنه که آموخت دید که سواری مسلح و کمال زین
 بر آید چون برف و باد بر آسمان رفت بان زن گفتند که تو در سحر حاق شدی و آن سوار که بر آسمان رفت ایما
 تو بود که از تو جدا شد و کتبش ما شئوہا بقسم لو کالو الیعلمون از زمین زمره مراد است ازین است که در
 زمان اکثر ساعده شنیدم و می شنیدم و مردان کمتر و همین نظر مردی با صراحت تمام برای آموختن ان رفت
 از بزم بعد عذر و معذرت بسیار عمد گرفتند که نام خدا بر کتیر زبان نیاری باقی هر چه خواهی اختسار داری
 چون هدایت غیبی رہتمون او شد که در هر مقام و هر درجه کلمه لا اله الا اللہ از بان نشن بر آمد
 و آن صورت سحر باطل شد و آن کس از عنایت الهی با ایمان برآمده بر مسلامتی ایمان خود شکر با
 گفته همین که واردات آنجا بیاد شاه عصر گفت سلطان وقت بسیار از بسیار تعظیم و تکریم او گوشیده
 مخرور و محترم داشت تفسیر این هر دو حکایت در تفسیر مذکور مذکور است و لو انهم امنوا بالقول الکتوبہ
 من عند اللہ لیرکون الیعلمون از آنچه کسان مراد است الا انما که بسبب آنچه معاملات خوف اقتضا
 یقینی بود از هر بر نقطه تحذیر و تحویف اکتفا نکرده مسخر نموده کدام شیطان خبیث را بر مسلط
 میکنند که همه شیاطین از ابتدا همین کار معروف و بانوی بوده اند و آن مسخر که نامش درین زمانه
 فرمایش کرده اند همان شیطان مسلط را معبود هر حق و دوست و حاضر و ناظر دانسته چهره اغ

تعلق است با
 اولی و دوم
 کما فرشتیو یکما قال
 عزوجل و ما انزل
 علی الملکین سیاطل
 ہاروت و ماروت و ما
 علمین من احد حتی
 یقولوا انما نحن
 فرستہ فلما تلحقون
 شیاطین الیبن و الالیس
 نمی شنیدند و نمی
 فهمیدند و با صراحت
 تمام می آموختند
 تا باطل تعلیم
 میکردند حال آنکه
 بجز ضرر و کفر
 صریح هیچ فایده
 آنها نبود و کما
 قال عزوجل و جعلون
 ما لیکرم قالیم
 ولقد علموا ان اللہ
 فی الاخرہ من فلاح
 و لیوکس ما شئوہا
 بقسم لو کالو الیعلمون
 از زمین زمره مراد
 است ازین است که
 در زمان اکثر
 ساعده شنیدم و
 می شنیدم و مردان
 کمتر و همین نظر
 مردی با صراحت
 تمام برای آموختن
 ان رفت از بزم
 بعد عذر و معذرت
 بسیار عمد گرفتند
 که نام خدا بر کتیر
 زبان نیاری باقی
 هر چه خواهی
 اختسار داری چون
 هدایت غیبی
 رہتمون او شد که
 در هر مقام و هر
 درجه کلمه لا اله
 الا اللہ از بان
 نشن بر آمد و آن
 صورت سحر باطل
 شد و آن کس از
 عنایت الهی با
 ایمان برآمده بر
 مسلامتی ایمان
 خود شکر با گفته
 همین که واردات
 آنجا بیاد شاه
 عصر گفت سلطان
 وقت بسیار از
 بسیار تعظیم و
 تکریم او گوشیده
 مخرور و محترم
 داشت تفسیر این
 هر دو حکایت در
 تفسیر مذکور
 مذکور است و لو
 انهم امنوا
 بالقول الکتوبہ
 من عند اللہ
 لیرکون الیعلمون
 از آنچه کسان
 مراد است الا انما
 که بسبب آنچه
 معاملات خوف
 اقتضا یقینی
 بود از هر بر
 نقطه تحذیر و
 تحویف اکتفا
 نکرده مسخر
 نموده کدام
 شیطان خبیث
 را بر مسلط
 میکنند که همه
 شیاطین از
 ابتدا همین
 کار معروف و
 بانوی بوده
 اند و آن مسخر
 که نامش درین
 زمانه فرمایش
 کرده اند همان
 شیطان مسلط
 را معبود هر
 حق و دوست و
 حاضر و ناظر
 دانسته چهره
 اغ

راه هدایت که عین ضلالت است و بسته خوف او بر زبان آوردن نمی تواند گو سبک وضع فضول
هم باشد که خوف جان همه راست و هم بمعنی صاف و صریح از ارض قطع ثابت است که لا رطب
ولا یابس الا فی کتاب مبین کما قال عزوجل و من یفشی عن ذکر الرحمن یفقیص له شیطانا فلو لم
تقرین و هم صریح است که آن فریشتگان با همه ضلالت خود راه بر راه هدایت میدانند کما قال عزوجل
و انهم لیسیدونکم عن السبل و یحسبون انهم مشدون و عاقبت کار چنین مردم سحر و گمراه که لقبی شیطان
بر آنها مسلط و بر سر است تیر از کلام الهی پیدا است کما قال عزوجل حتی اذا جئنا بالایتینی و بینک بعد
المشرقین فیس القریین الغرض تسلط شیطان و سحر و گمراه بودن فریشتگان که نبض قطعی ثابت شد
اکنون بپیل عقلی تطبیق باید داد که ما مردم به چند برابر حقیقی و دوست در رشته و اقرب و هم نزدیک
باشیم مگر چون بعد انقراض و هر یک گمراهی بیستم هرگز نمی شناسیم بخلاف فریشتگان که اگر در شهر وارد
یا از عقب دیوار گذرد یا در مجمع هزارها یک کس فریشتگان باشد یا در محل و بندازه و رگزد و خورد فریشتگان
و گمراه خبری شود و بقدر امکان کفایت بکند که میکیند پس اگر شیطان هر دم مسلط و خیر نیست
عالم الغیب بوده اند که حال همه گمراه می شود و چه عجب که همین بر او آنها مسلط و خیر بوده باشد
در همین جهت و تسلط و باعث افتخار بوده باشد الا سبک و ضعیف بازاری اینقدر حقا اسرار الهی
چه و یک دلیل عقلی هم باین همه افتخار باشد که کسی در عیب و بلائی اگر بتیلا می شود می تواند که در کسی
هم شریک و بهر دو من شود تا ما را غیب نگند ازین است که قبلیج و معاملات فریشتگان را هیچ گونه ظاهر نمیکند
تا کسی متوحش و متنبه شده ازین دام بر نهد و ما را غیب نکند او قطع نظر ازین هر دو دلیل عقلی و غیبی
خوب صریح است که اگر زبان خواهیم آورد و فریشتگان دیگر را میکشند پس این خوف نمایان از خوف شیطان مسلط
غالب و هیچ تراست چنانچه کی از عماد مسلم الثبوت مردلقه با وضع جامع علوم و هنر و دیندار محض باین
که حال فریشتگان در یافته شائع و ذائع گمراه و کتابی ترتیب و هم که مردمان جوایمی عالیشان با هیبتش در یافته هزار
تکامید قصد دیدن فریشتگان کرد و همه مناسکات و مقدمات و همه معینه آن طی نموده و محل سخنانه که فریشتگان
گردید بجهن که با ریح اول رسید و در باب آن چیزی زیر زبان خواندن آغاز کردند اندل او معلوات ایما

اینکه فریشتگان
گمراهی است
بسیار آن شیطان
مسلط است
خوف فریشتگان
شیطان که در فریشتگان
است باز میدانند
ان شباهت با مردم
اندر مردم که خود را
باید است و در فریشتگان
عقل و نظر فریشتگان
انسان را که فریشتگان
تر از فریشتگان است
ازان خاطر است
که کاش ازین
و ازین شیطان
بعد از فریشتگان
سحر بود پس بسیار
فریشتگان

گم شدن گرفت و همچو مضامین بر فاطمه نقاشی استن شروع شد که نیمه حساب و کتاب و بحث و نشر
 و تاریخ و بهشت و غیره از حکایت و قصص و مغلطه عام بیش نبوده است و ما همی الاحیاء انما انبیاء موت
 و کجی تا اینکه همین خیالات و شک و یقین قریب بدیده دوم رسید و مبدء این خیالات فاسد
 قوت شروع شد و اینهم بر دلش نقاشی استن شروع شد که خالق ما و افعال ما همان خلاق مطلق است
 هر چه میگویم بهشت است و الله خلقکم و ما نعملون او را از سوختن من چه حاصل و از خیال و تن
 چه غرض و از گناه من چه ضرر و القصر چون همچو خیالات رسالت بساعت بساعت قوت آغاز شد که نگاه
 ایمانت الهی دستش گرفت و من اللذات را نهیدی منی یشاد الی صراط مستقیم مویید که دید که آن کس
 فهمید و متاثر شد و کل الاحوال و استغفار خود بخود از زبانش برآمد که معلم روین او مستحیر شده بود و چو تمام
 گفت که این چه میگوئی اندکی سکوت و مضبوط کرده بیشتر یکا که اینهم بهشت باطل خود بخود از اول تو میخورد
 و همه حول قیامت و غیره باطل خواهی دانست آن مومن این حرف شنیده زیاده تر متاثر شد و کج
 و کلمه پرورسته قصد سعادت کرد و معلم که همراه بود تجویف و تفهیم و ترغیب از سعادت باز میسر شد تا حکم کرد
 آن مومن که حکم آن عباد می آید کت علیهم سلطان ماطق و معاون بود بهر بنده خود را بر زده به علم الهی
 بدعو الی و آرا السلام رسانیده و همچو مضمون هدایت غیبی خود از قصه باسابق و عقیده مامور و نصیب و تطهیر
 ثابت که من بهیسی الله فلا تمسک له تا اینکه آن مومن پاک این حکایت در محفل بیسیل تذکره نقل کرد که کتاب
 هم حاضر الوقت بوده پرسیده شد که در حالات آنجا چه دیده بودی گفت اول کجور دیدن از آن مکان همه
 از خاطر محو شده و هم آنچه در آن مکان دیده بودم نام آن اشیا چه دانم که بیان نمایم و نه درین عالم
 مثال صورت مثالی آن عجایب بنظرمی آید که آن تمثیل کرده نشان دهم و نه در آن مرتبه تعلیم از آن
 نفس و مجادله شک و یقین اینقدر مهلت شد که آن عجایب را بنور دیده و شناخته بجا نماند میسر و هم گران
 که بینی و بین کجی معامله رفت یاد دارم و بیان هم کردم که هر دم عقائد اسلام ایمان بر دل من ضعیف بود که کفر
 و انکار قوی تری شد که تا مدینه می رستم گرفت فقط اتفاقاً در آن صحبت شخصی مقرب و امیر ذمی تری مسلمان صورتی شسته بود
 و آن کس هم فریشتن بود و آن مومن پاک مظهر این حکایت خیر داشت که این کس فریشتن است و نه از ظلمت عقیدت حکا

احتمال دگر داشته تا اینکه آن فریشتگان سامع در پی جان واقفان آن مومن بگیناه شدند و آن مومن را نیز
 و پاره پاره مانند ناگزیران بجان چندی بیدار دگر فرستد با تشار قدرت الهی بفرست آخر حکم قدرت الهی چنین
 روز آن فریشتگان خود از جهان گذشت و آن مومن با فدایستور دین و یادگنده هنوز بر سر کار و مقرر زنده
 و خوش و خوش است و آنکه در توره و لوکریه اکثر کون و کاتب حروف از نام هر دو واقف و شناساست
 که بزبان خامه سپردن خلافت احتیاط میداند و همین احتیاط نام خود هم درین رساله نظایر آنکه در خوف
 نماز است محض برای اطلاع و انبیا و واقفان این حرفی چند بجای آمده سپرده شد تا از لای علمی فریب نخوردند و
 الی حدی که تاثیر ثبات و تحقق بیداریت و درایت رسیدنی بینی که اکثره زبان چیزی از سر مجسافین بخورند
 قور آن مسافر محکوم آنها میشود که همه مال و متاع خود نهاده بکلمه بزبان بچاه افتاد و جهان بودن متقی
 می شوند و مشهور است که مختشان چیزی از سحر می خورند که اگر مستم وقت هم باشد تجنیست و عاود مختشان
 بی اختیار و مجبور می شود پس اگر فریشتگان هم بزور سحر و اخصای حالت مجبور باشد چه بعد از قطع قطعی
 هم بجز ثبات است که ما ذکر کرده اند اما اگر اینهمه بی شبهه است که موثر حقیقی بران هم قیاس مطلق است هرگز اول
 از عزیزان محفوظه دارد و انرا هم همیشه است که حکایات با سبق برین شانیدین هادین بوده اند
 و فریشتگان با اختیار و است که ما قال و ما هم یضارین بر من اهل الایمان الله الکتون باید دانست که براس
 نوع انبیا پیغمبر و ولئی و نعتی به از ایمان نیست مال تصدق جان و جان فدای ایمان استم و هیچ عبادت
 و عمل بدون ایمان مفید نیست و شیطان محض دشمن و خواهان ایمانست بر مثل صلح و عبادت که خواهی
 کرده باشی شیطان را بان پروا نمی نیست مثلاً اگر کسی هم تن مجو عبادات و زهد و تقوی قائم لیس و صلح
 باشد و در عقیده اش مشبه باشد که آیا حدیک است یا معاذ الله و ما اندان همه عین ضلالت است و در
 همه عبادات و عبادات بدستوری باشد بلکه علم در هم دوری و خلق و تهنییب زیاده می افزاید عقیده و ایمان
 باطل میشود و مطلب شیطان در همین است و هرگاه انسان از خدا و ذکر خدا و گردانید تسلط و قیضه شیطان
 برو واجب شد که ما قال و من لعین عن ذکر الرحمن الفیض که شیطان فریب که قرین پس بدین وجه سحر
 و کافر بودن فریشتگان و تسلط شیطان بر او بدلیل عقلی و نقلی و درایت ثابت و همین قدر

و کافر بودن

انتباه و اطلاع بر اسرار حق ایمان مومن را کافی است تا مقبضه شده تپلا نشود تا آنجا که مشتبه بود که اتفاقا
 با شخصی فریبین ملاقات شد و چندی صحبت ناواقفانه بر سبیل حکایت پرسید و شد که این فریبین
 را چه حاصل است او هم بار راغب دانسته با استحسان تمام بیان کرد که فری بزبان عربی آزاد را گویند
 و مشن بهمان زبان معاری می گویند که مجموعت این فریبین شد و از کثرت استعمال بر زبان عموم
 فراست جاری است پس آن معاران که در زمانه حضرت سلیمان علیه السلام بکار عاریت بیگانه
 مسروفت بودند بگذردی آن خدمت از عیالوت دریا قنات شاقه که در آن عهد مرسوم بود معارف بود
 از موافقات اخروی و عذاب و درج آزاد می شدند و خود را از همه محاسبه و موافقتی و بری می
 میدادند که ترجمه این لفظ معاری آزاد است پس هر که درین زمره داخل شود گویا از بازخو است اخروی
 آزاد و بری است فقط این مضمون و عقیده است که خود را با همه کفر و فضیلت بری از موافقت
 اخروی میداند زیاد و نشان ترول این آیه توتیق می کشند که خاص در شان همه کسان نازل شده
 است فانهم لکنند و انهم عن السبیل یحسبون انهم لم یسئلوا شیئا و انهم لکنند چون این حکایت از زبان او مشن
 و فساد عقیده فریبین و اتق تر شد و آنچه عقلا و نقل و دیباچه گویا شده ام بان قریب قریب مطالب
 یافتیم و هیچ گونه مشبهه در کفر این باقی نماند که همین مضمون خاص از آیه کلام اللہ ثابت است که قال
 عزوجل والشیاطین کل شیاء و یعلمون ان شیاء من حیث انهم لکنند و غواص از همان معاران آزاد گرفته باشند
 بر حال گمراه بودن آنها هم ثابت است که آنحضرت بعد تسلط خود آنها را بسلاسل و اغلال مقیده و جوس
 کرد که قال اللہ تعالی و آخرین مغربین فی الاصفاء پس در بصورت بغرض سلیم این قول کفر آنها
 بدین نص ثابت شد لاجرم احتیاط واجب بعد ازین روشی در کتاب روضه الصفا و صفة سلیمان
 علیه السلام میفرماید که بعد ازین معین و مطابق همین مضمون است گویند احتیاط لفظ فریبین
 مشن نیست که تا آن زبان اینقدر بحد اسراط نرسیده بود و این لقب شایع و ذائع شده باشد و در
 مقام این حدیث نبوی معین قول ما نحن فیہ در کتاب مذکور دیده شد که بخامه سروده می شود قال البی همی اللہ
 غایبه و الله سلیمین فی آخر الزمان شیاطین او کفرهم سلیمان این داوودی العجیب کما یسئلون فی محاسن

و بعد از آنکه گفتند که اینها را قبول کنید که قبول نمی کنید صلی الله علیه و سلم محال که فرمایش درین زمانه
 آخر بعینه مطابق مضمون این حدیث است پس احتیاط شرط است که محض بنا بر اشیاء دین اخرج
 بخامه سپرده شد تا انبناس جنس مخلوطه و فریب نخورند بعینت اگر چه بنیم که نابینا و چاه است
 و اگر خاموش بنشینیم گناه است بما علینا الا البلاء المبین

نخچه بعد رسیدن کلکته از شخص لغز و وقت حال سلم الثبوت ثبوت و بیخبر است بخامه سپرده میشود

تا اینجا حال فرمایش آنچه عقلا و نقلاً دیده و شنیده و سخنیده و تحقیق و تنقیح کرده بودم
 بدلائل و اضمحلال بخامه سپردم و نیز در تقریر تا امکان ثابت هم کردم گریه تا که از زبان فرمایش
 نشنوم یا چشم نه نیمه جان خاطر نمی رفت و الهیایان و قعی نیستند تا اینکه رفته رفته در ششمه الهی بکلم
 تقدیر کلکته رسیدم و با کثر صاحبان و ارباب و عمائد آنجا گرم بر خوردیم تا اینکه با درس مدرسه وقتاً
 مستمر آنجا تیر ملاقات شد و صحبت گرم شد روزی سهیل تذکره که ذکر فرمایش بیان آمد این مدرسه
 که خود دیده و محفوظ مانده و از ما شتر متهم آنجا خوبی دریافت بود همه حال مفصل بیان فرمود حتی که برای
 کاتب هم ملاقات ما شرط آنجا نمودن همه سامان آنجا مستعد شد چون اصل مطلب کاتب تحقیق حال بود
 نه رفتن آنجا که از پیشتر منکر و کار بود و برای دریافت حال به از چندین کس که بهم میرسد انداختند
 حال از جهان این مدرسه که مرثقه و منذب و فاضل و دیندار خاندانی بود اولی نمود و تبارخ هر قدر
 و یقعه ثالثه بجمی یوم شنبه مطابق ۱۳ اگست ۱۹۰۵ عیسوی بین العصر و المغرب که نوبت
 استسار رسید چنان وانمودند که چند مکان در هر درجه بصورت ویران میباشد مستند که بیخ
 در حبه نشی بوده اند و هر درجه کی از دیگری میباید تو پریشان تر و تقدیر وقت مغرب تاریک
 و درجه اول بسیار پایو شمای کمنه و پوسیده چرمی کیفیت جای متفرق افتاده اند و مکان وحشت
 ناک بجز وقتن در آن درجه شرط اول همین میکنند که زنه از زنه نام خدا و ذکر خدا و عقیده خدا و تصور خدا
 تا ویکه عقیده حتماست بخاطر بنیاد گذاریند بمعنی عهد میگیرند و هم از تاثیرات آن مکان است
 که عقیده خدا خود وجود اول زائل می شود و عقل آن مقسام بر ایمان آورنده بخداست نا دیده

نسبت حمق و سفاقت میکنند و اینهم غالب که از تاثیر سحر باشد که نام آن مکان جاودگ مشهور است و در وجه دیگر که نوبت رسید چه دیده شد که استخوانهای بوسیده مردگان و کاسه های مسر و بعضی جاها جسد های خشک مردگان متفرق پریشان افتاده اند که خوف می آید این مقام از اول مهیب و وحشت ناک تیره فراموش کننده نام و ذکر و یاد خدا بود این مقام زیاده تر طبیعت را لغزش میدهد که هر چه هست همین است نام خدا و رسول از تحریف و تحذیر مقامش نیست هر گاه نوبت بگذرد سیوم رسیده انجام کسافت بدستور و هیبت و دیرانگی زیاده تر و اکثر آوازهای مهیب که الفاظ آن یادگار نمی آید نیز بگوشش می خورد در وسط آن مکان یک چوکی کسیف نهاده است در آن حال که از شخص پیر رسیده شد که آخر مال ازین چیست گفت که خاموش خاموش دم مزن هر گاه بدان چوکی پا خواهی نهاد فریشت خواهی شد و همه حال بر تو ناکفته منکشف خواهد شد که بگفتن نمی آید تا راجدانی است که دل حرمی بماند فقط مظهر میگویی که در آن وقت دلم خود بخود متزلزل شد و قدم پیش نهاد و لاجول بزر با نام بلا نوبت گشت که این صورت متغیر شد و آوازهای مهیب مختلف بگوش خورد تا اینکه قدم پس کشیده به نقطه خود را بدید زدم خداوند حقیقی از فضل خود محظوظ داشت باز پرسیده شد که آخر چیزی بگوش شنیده شد که میشد و چه میکنند گفت بزور سحر نباشد تشکل شده می ترسند و مطیع خود میکنند تا اینکه چنان بر دل نشیند که هر چه هست همین نیست است که چشم دیده شد خدای نادیده را چه اعتبار و اینهم بر دل مستولی می شود که اگر گاهی حرفی ازین اسرار گفته بزبان خواهد آمد این شکل مهیب که عاذا لله حاضر و ناظر و توانا فوراً نمود گذشت فقط باری الحمد لله که آنچه عقلاً و نقلاً بقیاس قرین و دلائل و ضمیمه نوشته بودم قریب قریب همان مضمون برآمد و عقیده بر بطلان این عقیده و اثبات سحر قوی تر شد و صحت سکوت حاصل شده فلجان و شیبه که بخاطر بود بوقوع بدل شد و اینهم همان مظهر بیان میگردد که هر چه فریشتن پیشود اول باو منع می کنند می همانند چون هیچگونه منتفع نمیشود و مرتبه اصرار و استبداد از حد میگذرانند تا گزیر در آن سحر خانه برده فریشتن می کنند و همین حال کاتب هم قرینیه نبص قرآنی پیشتر نوشته است که اول اسیران چاه بابل آموزنده سحر را منع و تحذیر می کنند گمانا قال و ما یعلم ان من اعد

حقیقی یقولاً اینها سخن غیبتی قلم نگزاکند چون در اینجا هم همان سنت عمل میکنند و نیز همان نظر میبگفت که هر که
 فرمایشین میشود و بقدر رسائی و مرتبه او او را خدمت و عهده هم در آنجا ندی بخشند بعضی را خدمت جاوید کبشی
 و بعضی را فراشی و بعضی را مکارنداری و بعضی را داروغگی و بعضی را پاسبانی و بعضی را تحویلکاری و بعضی را
 منشی گری و دیوانی نفس علی هذا فرمایشین را یک خدمت هم شمرده است چنانچه یکی از استادان کاتب را
 نشان دادند که با هزار تمام بر قدم افتاده فرمایشین گوید و خدمت مجاورسی یافت چون در یافته شد بیان
 واقعی بود و خودش هم اعتراف و تصدیق نمود و مقصود تیکه از زبان نخاص فرمایشین با المشافه شنیده شد
 و صورت صحبت و گفتگو تیکه با فرمایشین هم بیان آمد بعینه بود و بنجامه سپرده شد تا آنجا حال فرمایشین نوشته
 بدانست خود ختم کرده بودم که تا امکان هیچ دقیقه از تنقیح باقی نمانده است که اتفاقاً همین فرمایشین طین
 کاتب که نهایت یاری تکلف بود تاریخ نیست هشتادم ذیحجه ۱۲۹۹ هجری بود یکشنبه که تعطیل آنکه نری بود وقت
 ظهر مکان فرودگاه کاتب بمقام کلکته وارد شد همین کتاب طبعه الامان که پیش نظر بناه بود کشته گویان میدید
 اوراق میگردد ایند تا اینکه بمقام فرمایشین رسید کاتب ترسید که کار یکبار سانه باری مجدداً دیده گفت که این چه کتاب
 بوده خرافات نوشته گفته شد که تا که حالش صاف صاف درست راست بیان افعی بمن خواهی گفت این
 بجزو معائب قباغ فرمایشین خواهیم نوشت که همین گفتن و اینقدر پرده کردن بر عیوب و قبیح بود نفس دلیل کافی است
 که در اخصای هنرمندان اینقدر خلوص و اتمام همی باشد گفت که این اسرار روحانی و وجدانی مثل اسرار فنی بوده است
 که بفرم و بیان در نمی آیند مثلاً کسی را اگر در سماع حالت و جدر و و بعد افاقه اش کیفیت آن چگونه بیان بیان
 او تواند کرد گفتیم که آن کیفیت و بیانی نمی پرسم مگر کیفیت صورت مجلس سماع که صاحب و جدر هم بعد افاقه
 بیان تواند کرد همان را می پرسم که چه معاملات ظاهر هنگام فرمایشین کردن می کنند گفت که از تحصیل
 صدوق شهادت و ثابوت سکینه اسرار معرفت بوده اند که بد بیان در نمی آیند گفته شد که کیفیت طایفه
 آنهم تا مقامی که در یافته و تحقیق رسانیده اند از باب سیر و تواریخ و تبصیر نوشته اند و مثل فرمایشین که با
 تعبیر هیچ از آن حرفی و کتابی بزرگان نمی آرد از این صاف پیدا است که خالی از عیب سلب ایران نبوده است
 آخر از همه و باعث های بسیار فی الجمله تا ششده بر حروف آمده گفت که این اسرار معروضه از زمان

حضرت داود علیه السلام صورت گرفته بود که حضرت سلیمان بن داود علیهما السلام این را با این بهین
 رونق و ترتیب داده در بیت المقدس جلوه داد از آن باز سینه بسینه جار سیت عقلمای فرنگ از اینجا
 استخراج و استنباط کرده رونق داده اند و کیفیات و حدیثی آن بدون دیدن و فرمایش شدن معلوم نمیشود
 که وحدانیت نبیانی الهی چون آن فرمایش سخن بدینجا رسانید تخصیص عقلی کاتب بمنزل تصدیق
 و مقام توثیق رسید و هیچ مقام شبهه و تامل و تردد باقی نماند و اینکه این همان شمه فتنه سلیمان است
 که دیو و شیاطین بجای آنحضرت قرار گرفته عالمی را از نام آنحضرت گمراه کردند که او تعالی خود برای برادرت
 آن حضرت و انبیا بندگان خود صاف در صحیفه میفرماید وَاتَّبِعُوا مَا تَتْلُوا الشَّيَاطِينُ عَلَىٰ مُلْكٍ سَلِيمٍ و آنکه فر
 سلیمان وَلَكِنَّ الشَّيَاطِينَ كَفَرُوا وَأَعْلَوْا آنکه اسیر باقی حال تفصیلی خود عقلاً و نقلاً و قیاساً پیشتر ازین
 بالا تبصریح تمام نوشته ام که اکنون بعنایت الهی بعینه مطابق آن تصدیق و تحقیق و توثیق رسید و هیچ
 مقام شک باقی نماند بعد ازین که سبب اطلاع و آگاهی فرمایش از حال فرمایش دیگر رسیده شد که یک فرمایش
 تازه عقرب دیو از خواه و شهر در آید فرمایش دیگر را چگونه خبری شود هر چند گاهی صورت آشنایی همگرا باشند
 مگر فوراً بخورد دیدن مرکب خواه جهاز خواه محل از دور در می یابند که درین مرکب فرمایش است اگر گفته شود
 که از علامت معین می شناسند لَا تُسَلِّمُوا اول از بعد بعید علامت چگونه محسوس تواند شد و دوم عقرب دیو را
 یا بعد مکانی بی دیدن صورت مرکب چگونه علامت معلوم می شود که درین شهر فرمایش آمده است این چه
 سبب است که پدر هم سپهر خود را بعد امتداد دیت در از با وجود دیدن صورت هم از تقریب نمی شناسد که
 گفت که از نیم از همان اشراق است که صوفیایین را کشف نام نهاده اند فقط پس اتمیم بود اتمی ثابت شد
 که این اخبار و اطماع هم بی شبهه از طرف همان شیطان مسلط است که بالا تبصریح تمام شرح داده شد و
 میخند هم از آن خبر میدید که لقیض که شیطان مَنْ كَفَرَ بِيَوْمِ الْقِيَامَةِ و الا اگر از کشف یا اشراق بودی و اگر اخبار غلبت همی
 که معلوم شدی مخصوص این خیر خاص چه بود لاجرم از مهم و آلق تر شد که همان شیطان مسلط که بر همه
 فرمایشان تسلط دارد همین خیر خاص بیکدیگر رسانیده سبب شناسائی همگرا می شود که نامش
 براسه فریب عوام لَا يَعْلَمُ اشراق نهاده اند از آنکه اخبار غیبی و آئینده و کشف همای آن شیطان

مسئله را چه خبر که میسر ساینده باشد غرض که به نیت و هر تریا جهان مضمون که بالا دلیل نوشته شده درست می نشیند
 باقی العالم عند الله و ما اوتیتم من العلم الا قلیل الا علمنا انکم تقیح و تحقیق که از روایت یدایت کشید اکتفا
 حال عقیده و ایمان آن فریشتن باید بشیند که تصانیف بسیار دارد و بسیار علوم در آن صرفت کرده است.
 مگر آنش از همه تصانیف همین است که یک نام تاویل و تفسیر چینی و کجا فریشتن تمام بزرگان دین و بزرگان
 کاطین ثابت و نعت کند که گفته اند که خدا خواهد که پرده کس و روزی میباشند از طوطی پان بر دینی اوتب
 تنها نه خود را دست به یکتا است در همه آن ق زود مع و الله مثل حضرت عبد الصلاد در حیلانی محبوب سبحانی و امام
 اعظم و امام محمد غزالی و ملا علی قاری و سعدی و جامی علیه السلام و غیره هم البسبب و شتم قلیط و کافر و شیطان
 و ملعون یاد کرده است و چاکه بر اینها تمت با کرده است و از همه بظاهر برای فریب دبی غوام و پرده محبت
 اهل بیت رسالت بیان کرده است یعنی معاذ اللہ این همه دشمنان اهل بیت رسالت بودند و چون نیک
 نگریسته شد اهل بیت رسالت هم از زبانش محفوظ مانده اند یعنی تو این و قضایح خلاف واقع نسبت به آنها
 و پرده محبت و دوری بیان کرده است که محبت و تمام برای چنان بزرگان دین غوام نالعلم بدست آید
 غرض که حال ایمان و عقیده آن فریشتن نیست که بیان کرده شده نه دشمن برست از زبانش نه دوست
 سعدی علیه السلام گوید که تو دشمن تری کاوری بزبان بنه که دشمن چنین گفت اندر زمان چه چای
 که دشمن در زبان هم نگفته باشد بلکه دشمن هم نباشد از میان خاص باشد که آن را دشمنی تمت کرده باشد
 پس حال ایمان فریشتن نیست و قیامت نیست که با چنین عقیده و ایمان خود را بر راه راست
 و مومن هم میدادند و با چنین عداوت اهل بیت خود را در زمره ایمان می شمارند و همین صفت فریشتن بالا
 نبص قرانی نوشته شد که قال عزوجل و انهم لیبعدونکم عن الیبیل و یحسون انکم منتدون
 عبارت تقریظ و رباب تمیح و تحقیق و تصدیق مقدم فریشتن که
 مولوی جواد علی صاحب فاضل بنجر مسلم الثبوت بدین مدرسه خاص کینه
 و معاون علمای الوالالباب مدرسه کینی حسب تحقیق تمیح و مشایخ و بزرگان این
 بقدم خاص خود بنجامه سپرده و بنا بر مزید تحقیق و امتیاز هر خود هم در آخرین فریشتن

الحمد لله المصدق والحق والصدق والصلوة على من اولى فضل الخطا بسبب ابا عبد الله شيد و مباد
 که چون در حالک انگریز پیر در بنگاله دهند و سهند و چه در لندن و پیر من زور و شور نامور به کاری و
 حکمت شعاری فرقه فریضین صدای فلک رسانیده و هر که در این سرکته مه و جل این عقده
 مالانجل بهواد رسیده چنانچه مولوی ابین الله مدرس مدرسه کلکتہ و غیر کسان با آنکه چندین پریشما
 و سعی و عرق ریخته بار داداشند و کسان را ترغیب و تخریب داده داخل آن حلقه گردانیدند تا مگر
 و فیکه باز آید آن راز را بروی روز نهد مطلقاً بدان کاری تکشاد و سر مو آن راز سر سببه بافتا پیوست
 ازین رو پیش از پیش کتمان آن دامن بر آتش شوق خرد و بزرگ در زد که یک جهان با تکشافت آن
 پیر احتند و هنوز راه بجای نبودند آخر الامر حکم مع نهان کی ماند آن رازی که سازند فحشاء ازیر کان قدر
 اسلامیه که با شراق طبعیت خود با بدرک آن صرف همت کردند و بموشکافی آن بذل جردی رود
 با لهامات غیبیه کشایش کاری نمودار شد که اندک اندک راه بدان رفت تا آنکه بجای از متشابه احوال
 آن بجز که را سخنی فی العلم پوست و سر رشته سخن بدست افتاد که یکد و کس جزوی از احوال خیران مال
 آن فرقه ضاله و مضلہ بنام مرتضی الملتی المقد که درین نزدیکی جناب دامت نصاب حامی برین
 تا صاحب لوا ای شرح متین عمده محققین قاره مذتھین مخدومی مگر می جناب نشی فی طیر الدین صاحب کلام
 المولد لکھنوی الوطن که حلال مضلات هر فن اند چون در سر این کار شدند و فکر صحیح بکار بردند رساله
 ترتیب دادند که پانز خواند و عواید بکشف آن کار برگرد و محتای و دقائق آن فن که اصل الباب همین بود
 بفرستی که صدای انقوا احر است المومنین فانظر انوار القلب باشد بوجه موجوده دل و پیرین
 سو که خائمه حقیقت شما خود کردند که مبادی کلامی آن بنیکوترین جبهه بی ثبوت پیوست و کما این بود
 که آن شعبه ایست از اصول محکم سر رشته آن منتهی بهمان اشراق سواد شیا طین است که بدای
 برمی فرشتند و خود بار عالم غیبیات و اخصیات و دقائق الحجابات با کثرت اوقات بیکله ناسر
 دین مع ایمان اکثران و راهن حسن اذعان و اعتقاد ایشان میگشتند و می گردیدند از غیر تحقیق
 مغزی ای صاحب علم را سر مکتوم آن خوب ترین وجود مدرک و معارف میگردد و آنکه این بر

باشند مرایشان را نیز کشف این قدر حال که این چاه ضلال و اضلال است می شود و توف اینقدر نیز
 البته افاده اجتناب و احتراز و سد باب ارتکاب از این معاصی بر عذاب میکند فریشتگان را اطلاع
 علیه و زیاده الاعتنا بر کشف این قدر حال که این چاه ضلال و اضلال است می شود و توف اینقدر نیز
 فریشتن عایت البیان و علی البیان فی بذل الذم ان کنون در استی است که راقم این سطور را نیز که از سایرین
 و قاطنین قریب جوارز نگاه فریشتان است نسبتاً از احوال خسران حال شان برگزاردنی است و مستحان
 حقیقت نبوش در بگوش صداقت نبوش شنیدنی حالی باد که این مستند نیز از مدت هفتده چیده سال
 درین بلده رحل اقامت بر انداخته است و با اکثری از فریشتان بواسطه یکجائی مسکن فریشتگان
 هر شام و صبحگاهی ارتباط کمال و اختصاص مفرط حاصل بوده است با یکی از ایشان که مسکرتی آن
 از خمسن باشد خوب تعارفی در میان بوده و بر جاوه مطارحات و مطایبات قدمها برگزیده است
 اتفاقاً روزی بمعیت شان قاصداً فریشتان که معنی این لفظ باصطلاح آنان بزرگوار باشد
 شدم و با استماع شکوه و شان آن مکان که گوش میخورد با طهارتی که باید و لطفی که شاکه است و
 نسبت هر چه تمام و کمال با دراک حال آنها رسیدم و داخل مکان گردیدم دیدم مکانی ببول انگیز و سهواً
 که قدم بر کس با طمینان دل فرار استوان گذشت بلکه بویله اولی هجوم خوف و بیم شیطان برجم احتمال
 پانز قوی می باشد یا بجلد بجاوت تمام تر نظایر خندان و فرحان بنیالی این که کشف این سر علی که اول
 خواهد شد و سر اسیمه و هر اسان دریا طون که چه پیش آید بالی بام برآمدم می بینم که جلدی از مصحف شریف
 یکجا بریزی نهاده شده است پرسیدم که عرض از آن چه باشد گفتند که اگر مسلمانی رجوع باین مغلظه
 در باره و خواستگاری به اخذ این طریقه بدیع کند اولاً با سوگند ایمان مغلظه داده میشود باین مصحف
 که بر خیمت و طیب خاطر اخذ این طریقه میکند یا با کراه و نخلوص و صدق نیت یا بفرضی من الاعراض
 برگاه خلوص خود سوگند ایمان مغلظه موکد در نام او را در جریده اعمال شان درج میکنند و برگردنش
 تعلیق در خواستی که در با یاب شرف حضور جنتم علیه فوق شان که در جبهه دومی است می نماید انجا سوگند
 بصل داده بضرع تمام و اقبال مالک عالم می باید مکنونات باطن می را بمرض بیان فرمی آرد انجا هم

چون پیمان محکم و عهد مضبوط گردند بذرجه سوئی که منتزای مجامع شان باشد بدستور مقرر انجا پیمان
درست کارش را راست نموده باز بر جمعیت قدری بر میگردد و اندر بجز اولی بزمه متعلین منسک
می نمایند تا به تعلم و تحفظ علم انجا بر دوازده مایه مباهات شقوقات اخرویات میندوزد و هر گاه بعضی
مرحله اولی پرداخت که عالم اسفل الساقین است بیاموخت و در آن لعن ابدی بر چنین خورده بر درجه
متزقی میگردد ثم فتم علی قدر مرتبه الکلمات بدعوات عالیات که در نفس الامر مورش و قوی و مربوط بر کما
با ویات اند میرسانند که مرتبه کمال شانی است که ایشان متوجه آن می باشند اما مبادی این شانی
پس ستم چیز پیش نیست اول تعریف و تجرید حقیقت و ماهیت آن که سحر است و اموری آن
مشابه بخوارق عادات اما در حقیقت سحر و طلسمات و شعبده از خوارق عادات نیستند بر آن
بداخلت عمل اسباب بود که هر کس بیاشرت آن کند بیک جریان عادت بران مترتب میگردد و چنانچه
ترتیب شفا بر علاج طبیب هاذق و خوارق عادات آنست که نه اینچنین بود و دوم موضوع
این فن که مضیبات است که از خوارق ذاتیه آن بحث درین فن است و آن برای آنست که در
جاهلیت مردمان بودند که وقتی که فرود می آمدند در وادی بسفرهای شان می گفتند که پناه میخوریم
این وادی از پدی سفهاء قوم او میگذرانیدند و امن امان اطمینان تا که صبح میکردند و این معنی موجب
زیادت اثم و طغیان باعث جرات در شر و تکبر ایشان میگشت زیرا که جن بنا بر آن میگفتند که ما سواران
جن انس ایم پس فی انفسهم این امر باعث پندار عظمت و شرافت نفس از یاد دور گزرا ایشان میگردد بسبب
اینکه معامله بنی آدم با ایشان بد بیان است و در میان اینگونه انس جن ستمتار هم بدان مسلوک بودند تا
استماع الانسی بالجنی فی قصاص و حوائج و انشال او امره و اخبار و بشی من المصیبات و نحو ذالک و
استماع الجن بالانس عظیمه یاوه و شکانه بر و خصوصه که این گذشته است کی نوع سحر است شیاطین با نوع
که از ایشان متعلق است باحوال شیطانیه و کثوف بریاضات نفسانیه و مخاطبه ریال لغیب است
و مرایه ان را است سحری مشابه بخوارق عادات که متقنی است این که ایشان باشند و مستان خدا
و بودند بعضی از ایشان که لعانت مشرکین میگرددند بر مسلمین و میگفتند که رسول امر کرده است ایشان را

بمقامه مسلمین بجهت مشرکین پنا بر خصمیان مسلمین و در حقیقت ایشان بودند اخوان مشرکان ^{سوم}
 غایت و غرض این فن که باعث است برافزودن اختیار را به طریق ناپنجی و مرتب همت بر آن غایت کار
 و آن استعداد و استعدادت این طائفه است از جان و شیطان که در ضرورات و حاجات و شدائد
 و مصائب التجر با ایشان می برند و حصول مرادات و دفع مضرات از ایشان می طلبند ازین روست که این
 طائفه را ادعای انجمنی است ^{نحوه} با لیس مری ذلک که بعضی انبیا را در بزنگاه خود می توانند طلبید چنانکه
 خود پانامه سطور یکی از بیضا لیس را که در بزنگاه شان مظاهره روی در بزبان فخر بر کشود و گفت که حضرت
 آدم و اورد و حضرت سلیمان و حضرت موسی را علی بنیاد علیهم الصلوٰة و اکمل التجات در آنجا ^{نیز}
 طلبید و قادرند بر اینکه مکلف دعوت آنان شوند و حضرت شان لقبول تکلیف دعوت شان ^{نیز}
 می توانند آورد و چون از کیفیت قدوم و ادغام و اظهار و تلبیس و دیگر بیات شان در میان رفت
 گفتند که شبیه با سلامه میباشد ^{نیز} گاه از کیفیت کلام شان سخن رفت گفتند که ایشان اقدرت بر کلام
 جمله انواع السنه حاصل است لیکن بضرورت چهل ارباب این انجمن که جز بر زبان انگریزی قدرت
 بر زبان دیگر نمی آید بناچار درین بزنگاه جناب شان هم با انگریزی متکلم می باشند پس درین مقام است
 که نحوه پانامه من ذلک زعم احضار انبیا اعنی چه وجه معنی و این گفتگوها که سرسبز الحاد و ترفیق است با دم
 اسلام و ایمان اگر باشد چه باشد پس قول رنما معتدل شان که در اخذ طریق ایشان فساد و مضرت هیچ
 دینی نیست و منافاتی ندارد ^{نیز} است که اعتبار از اولوالعبار و ادویا محض عوام فریب بر عقلای شیلا
 نیکو ثابت و ظاهر و متجمله قبایح شبیه شان شان کی اینکه ایشان خود را بری از طاعت و عبادت خالق
 خود میدانند و میگویند که ما چون آنرا گشتیم و ملقب با لقب ازادی شدیم دیگر چاره حاجت بگدا می
 عبادت و نه خالق ما را نیاز ندی عبادت و بندگی ما و چنانکه او خود از عبادات مانعی بالذات است ما را
 قید تکلیف بدان مطلق ایشان بالذات ایم دیگر این که در بزنگاه شان اتفاق افتاد پیش عدم احضار حضرت عیسی علی
 بود گفتند بین انجمن کسی را اینقدر کمال حاصل نیست که مکلف قدوم مبارک شان کرده و اولاد این امر هم
 در مستعدان فن نیست بلکه متجاهلانات است ازینجا است که در بزنگاه جرمن که پرشمت و کثرت همت و الهالی

آن انجمن پر کمال و صاحب حال اند جناب شان هم رونق اخروزی باشد زیرا که از حرکات بی برکت
 آنها برای العین مشاهده افتاد شکسته افتاد و بودن آلات و ادوات آن نشیمن ناپاک است
 را انباری از کرسیهای خمشی با استحکام تمام که در مجلس نسبی در سالها سال هم اینقدر شکست و در
 نمی پذیرد و دیده شد و از علت آن پرسیده شد گفتند فقید و هم مبارک همایان بزرگوار بدین آوردند
 بر زبان گفتیم که سبحان الله چه آریاب تمذیب و تمیز اینجا تشریف می آید که یکی از امتیازات صفائی
 یا نشان این باشد که هست موتمن اینک باور می آید کتاب مستدین بدینی معتبر دیگر از اهل شرک و بیعتان
 چنانچه بود و در و امثال شان را مریدان بظانند و اندرون نسوان هیچک درین راهی که بنشیند و آن
 مقلد قوی است که اهل دین را بدان بیدین بسیار زند و بدین اجبو که پراخ بود جزعید فریب را بدام در کشند
 باقیاند کلام در یکدیگر آنم عزیزان جان سخن درین فن هست که وجه کتمان این بیان نیست و آن در میان
 چیست و چه باشد پس اکنون باید تمذیب که وجه کتمان آن چیز این نیست که تخلف جان است
 نه و این شیطان بر مشتملین را و نامها مقلد و احترام جاه شریف این جهام علی وجه التمام باشد
 در جهان نسبی این نشان منکاشی نشود که سحر و ترک آن عمل شود و موجب برهمی کارشان باشد
 آنوقت پره اثر می کار بر افتد و این طریق هر حرفه پیش هیچ کس آنوقت صحیح باشد
 پس بنا بر مزید احتیاط باید که تو اسی با خفاء آن هم منجمد و سابقه بود و اصل ایمان مخطه
 می باشد که تجویز اظهار آن بهر خاص و عام هر اینها از مشروعات آن شریعت باطنیه است لیکن
 چه چاره که حق تعالی تفضیح حال شان میکند که برابر با صدق اعتقاد و قیام آنرا افشا میکند
 بر اینکه در شرک عظیم که در رنگ تشریح اظهار می نمایند نیک اطلاعی می بخشند و مریخ بیدی اند

فَلَا تُضِلُّهُ سُرُورٌ وَلَا حُزْنٌ وَلَا يَجِدُ لَهَا دُونَ الْإِيمَانِ الْيَقِينُ وَلَا يَجِدُ لَهَا دُونَ الْإِيمَانِ الْيَقِينُ
 كَانُوا سِرْقَانِ الشَّمْعِ وَ كَيْفَ يَكُونُ الْيَقِينُ كَذِبٌ وَ كَيْفَ يَكُونُ الْيَقِينُ كَذِبٌ وَ كَيْفَ يَكُونُ الْيَقِينُ كَذِبٌ
 تَعْلَمُ الْعَيْنُ فَتَجْمَعُ سَائِرُ الْعَالَمِ فِيهَا كَتَبَ وَ هَذَا قَوْلُ مَا تَدْعُو إِلَيْهِ الشَّيَاطِينُ عَلَيْهَا الْإِسْرَافُ وَ تَجْمَعُ فِيهَا قَوْلُ الْإِيمَانِ
 قَوْلًا وَ الْإِيمَانُ كَمَا تَدْعُو إِلَيْهِ كَتَبَ وَ هَذَا قَوْلُ مَا تَدْعُو إِلَيْهِ الشَّيَاطِينُ عَلَيْهَا الْإِسْرَافُ وَ تَجْمَعُ فِيهَا قَوْلُ الْإِيمَانِ

فی قولہم انظر علی محمد بن محمد بن سیدنا فی الایام و ما کان الا ساحرا و ما کفر سیدنا و لکن
 الشیطان کفرنا لاتیہ قال فی تریاق الذنوب و تریاق الذنوب کما کانت الیوم مدعی علیہ
 کما کانت تریاق الیوم ان لو کانوا یعلمون انیب ما یسوا سے العذاب
 المسببین فقط (جوانی)

تاسید و تصدیق دیگر کہ بعد تکمیل رسالہ بموافقت ابن سالم بن سید

باید دانست کہ بعد تنقیح و استکشاف و تحقیقات ماہیت فرمایش تکمیل مضامین بندہ چنان
 رسالہ ہر گاہ بموافقت کتاب از کلمہ معاودت کردہ باز لکھنؤ رسید چون با اینہم تحقیقات رجال نشیتر جو یا
 ہرچہ مضامین درگ جان می خلید تا اینکہ من اللہ در یک صحیفہ او وہ اخبار چنان مضمون نظر و آہ چون بدان
 عام فہم بود لہذا عبارتہ و الفاظہ نقلش درینجا نوشتہ با اعتبار و توشیح و ادراک عام قریب تر

تقل او وہ اخبار در بیان ماہیت و تحقیق حال فرمایشین مہرا جلد ۲ صفحہ ۲۳ مطبوعہ ۱۳۰۱

و افصح ہو کہ فرقہ فرمایشین متعلقہ ۱۳۰۱م در میان ملک آلمانی میں ایجاد ہوا ہوا معنی اس لفظ کا زیادہ معنی کہ میں اور
 حضرت داؤد علیہ السلام کی طرف اشارہ ہے کہ منسوب کرتے ہیں اور یہ مذہب بجز عیسائیت کو کسی ملک اور
 قوم میں نہیں ہوا اور نہ نزدیک عرض اس مذہب سے یہ ہے کہ جو شخص اس میں شامل ہو وہ اپنے مذہب پر نہیں ہو
 مستحکم اور ثابت قدم ہو جائے اور اس مذہب میں عیسائی اور یہودی اہل کتاب اور اہل اسلام کو دخل کرنے میں ہرگز
 اور عورت کو خواہ کسی مذہب اور قوم کی ہونے میں شامل کرتے ہیں مگر سنا ہے کہ فرانس کو فرمایشین کے عورت کو بھی
 اس فرقہ میں شامل کرتے ہیں اور اسلئے بقیہ کو شامل ہونے والے شخصوں کا عجیب حال ہے کہ وہ اس مذہب کو کسی سے
 خواہ کیسا ہی اونکا عزیز دوست ہو یا کسی قدر ملک اور دولت و پوی یا کوئی اونکو جان سوارڈ الیہ بیان نہیں
 کرتے ہیں اور یہ حال بجز اس فرقہ کو تمام عالم میں کسی ملت اور قوم میں نہیں ہے جو کوئی کسی سے نہ کہے کہ یہ قوم
 اپنے دین اور مذہب کا اعلان اور افشاہی اور شیعہ چاہتے ہیں نہ اخفا اور کوئی بیان اور ذکر نہیں یا بھلا ایسا
 نہیں ہے جو کوئی کسی سے نہ کہے عالم شہہ شراب وغیرہ میں آدمی از خود رفته ہو کہ اپنا حال خود بخود بھی
 بیان کر دیتا ہے مگر فرمایشین والوں سے جو اس حالت میں بھی دریافت کیا گیا اونہوں نے اسکو بیان

تعبین کیا ایک مکان فریشین گھر ہوتا ہے اور زمین اسلام شمل تلوار و بندوق اور کتب سماوی میں تو اور میت اور انجیل اور زبور اور قرآن مجید اور تصویبات انبیاء میں اور پراسنے جوئی اور آلات سماری وغیرہ اور جوئے ہندوئی متفصل ہوتے ہیں اور درمیان اس مکان کو چھت کا ایک تصویر لگی ہو اور چھ متقابل اس تصویر کا ایک کرسی کیسی ہوتی ہے معلم یعنی سرشت اس مذہب والوں کا اس کرسی پر بیٹھتا ہے اور قواعد اور احکامات اس مذہب کو ادا کرتا ہے اور جو شخص فریشین جدید ہوتا ہے اس کے مذہب کے کتب سماوی کو اس شخص سے حاصل لیا جاتا ہے کہ میں جس مذہب پر ہوں اور اس کے مخالف کوئی قول اور فعل نہیں کروں گا حقیقت میں جو شخص فریشین ہوتا ہے وہ اپنی زمین پر کوئی ثابت قدم اور نہ نکتہ ہوجاتا ہے اور مذہب اور ملت اور کین چھ نقصان اس کے سبب سے عائد نہیں ہوتا ہے اور آپس میں اس فرقہ والوں کو نمبر اور درجہ مقرر ہوتے ہیں اور وہی کی کمی اور زیادتی یا اعتبار کوئی قسمت اور ریاضت کو اس کے قواعد کے انجام دینے کے فریضے سے ہوتی ہے اور اس مذہب والوں نے بڑی بڑی کتابیں بطور مظاہرات تصنیف کی ہیں فریشین والے ان کو پڑھتے ہیں اور ہر ایک شخص سے بطور زچندہ کچھ یا ہوا سی بھی لیا جاتا ہے اور ہر ماہ روپیہ اول مرتبہ ہر وقت ہونے فریشین سے لیتے ہیں اور اس روپیہ سے بمسارف ضروری متعلقہ اس مکان کو انجام پاتے ہیں اور جو شخص فریشین والا مفلس اور محتاج ہوجاتا ہے تو اس کو اس روپیہ میں سے کچھ دیا جاتا ہے اور سب اشخاص فریشین تک اپنی پاس ہو بھی اس شخص مفلس کو بہت کچھ دیتے ہیں اور ہر ایک فریشین کو ایک تمغا بھی ملا کرتا ہے اور چھ حرکات اور سکانات بطور سلام کران لوگوں کے علیاً ہر تقریب جس کے ذریعے سے آپس میں ایک دوسرے کے شناخت کر لیتے ہیں اور ہر مہینے میں کچھ کم زیادہ اس عرصہ میں سب فریشین جس شہر میں فریشین گھر ہوتا ہے متفق ہو کر کوئی جلسہ کرتے ہیں اور اس مکان میں اور بہت سے عمدہ شجری ٹیپ وغیرہ ہوتی ہیں بعض شخص جو نیا فریشین ہوتا ہے وہ دیکھنے حالات ٹیپ وغیرہ سے ڈرتا ہے بہت سی باتیں اس مذہب کو متعلق ہیں مگر اول کا حال کسی کو معلوم نہیں ہوتا جو شخص جس مکان میں فریشین ہوتا ہے جب تک وہ مکان اس میں حقیقت کے ساتھ دستور ہوتا ہے وہ شخص کیفیت حال فریشین بیان نہیں کر سکتا ہے اور ہر روز وہ مکان ٹوٹ جاتا ہے جس قدر آدمی اس مکان میں فریشین ہوتے ہیں وہ سب

احوال و حقیقت بیان کر دیتے ہیں یہ سب احوال مذکورہ بالا بہت مستحکم اور متمم اخبار عامہ کے ایک دستہ
 و تمام کلمہ معاینہ کیا ہوا ہے لیکن اگر نیز خود فریضہ ہونے میں اوتھون نے اس طریقہ اور مذہب کی
 بہت مذمت کی ہے چنانچہ کہتا ہے ہاں صاحب نے جو کہ منصوری پر لکھی ہیں ایک کتاب اسکی مذمت میں
 تصنیف کر کے لڑو لڑکی کے چھاپہ خانہ میں چھپوائی ہو اور نیز ایک صاحب فریضہ نویں سابق ہر صدر فریضہ
 نامہ تھے اس مذہب کی مذمت میں ایک مضمون اخبار لنگر پزی میں چھپوایا تھا غرض فریضہ کے وقت کا یہ
 و غریب حال ہے کہ حقیقت اسکی بجز اس آدمی کے جو فریضہ ہوا یاقت نہیں ہو سکتی نقطہ اخبار عامہ
 اکنون مولف رسالہ می نویسد کہ این صفحہ اخبار مطبوعہ ہر قوم الصدقہ مشعرہ کیفیت حال فریضہ اصل قطعہ
 از مطبع او وہ اخبار ہر سائیدہ شامل اصل مسودہ رسالہ مذکورہ شد تا تصدیق و شہادت ہر مضامین قیاسی
 و تقریری رسالہ ہر شاہ عادل و یابند کامل باشد زیرا کہ بنامی مضامین رسالہ از عقل و قیاس و لغزش و قرآن
 و قیاس و قیاسات نقلی است نہیں ہر مضامین قیاسی ہر چند بیان واقعی و صحیح باشد مگر مسلم الثبوت کہ یہاں
 کہ این الظن الیغنی عن الحق شیئا پس تاکہ از زبان اہل آن کہ خود فریضہ کا اقتادہ باشد روایت چشم دیدہ
 اش بنا شد کی مفید یقین و وثوق آوند بود کہ این بعض الظن اہم ہم آید است و این روایت چشم دیدہ
 از زبان فریضہ مجال است زیرا کہ اگر خبر شد فریضہ بازینا بدت ازینجا است کہ اپنے نامکان تحقیقات
 و استکشاف این معما با اختیار و کوشش خود صورت پذیرفت و قیہ برداشتہ بقیومت و تصدیق مضامین
 قیاسی شاہ عادل قرار دادہ شامل رسالہ کردہ شد از انجا انہم در صحیفہ اخبار مورخہ الصدر کہ بتقریر آمد
 محل گذشتنش روایت شد کہ رتبتہ الفا بعد و اک ہمہ مضامین قیاسی مندرجہ ہر کہ این را با معان
 نظر بلا حلقہ خواہ کرد البتہ امید از خداست کہ سرشتہ انصاف از دست نچواید داد و مضامین قیاسی خلاف نفس الامر
 نچواید است اول نام فریضہ بعینہ مطابق آنست کہ وجہ تسمیہ تشریح بیشتر نوشتہ ام دوم مولف
 کتاب کہ بنامی این ایجاد از قلم سلیمان علیہ السلام و حاران عمارت بیت المقدس موجب و مدلل
 مستند و منصوص از نصوص آیات قرآنی نوشتہ است بیان واقعی است و ببول می نشیند
 و عقل ہم قبول می کند و قرآن مجید ہم بتصدیق آن گواہی میسد ہر دین اخبار مطبوعہ کہ یکدہ ہر فرودہ

از زبانه حضرت و آورد میله سال این امر را که او در آن نوشته است در تمام پندار متناقض و تضاد بوده است بلکه
 بالاتر تصدیقش قوت می بخشد چه شب که بنا بر غلط و تقویت کار بر یسوع است و در آن زمان از دست من
 و پرده از روی کار بر میفتد سوم اینهم در تحقیقات قیاسی خود مؤلف رساله نوشته است که زبان یهودی
 قریشی نمی کنند محض تخصیص اهل کتاب از یهودی و نصرانی و غیره است زیرا که عقاید زبان خود ضعیف
 و ایمان ضعیف حاجت انجوسیت و تیر حفظ از زبان در معرض خطر و هتوی بود کتاب مذکور در لغزش
 ایمان چه حاجت لاچرم همین اهل کتاب را از عقیده آنها برگزیدند که شیطان است چهارم اینکه تقویت
 و استحکام دین و مذهب آباءش که درین آثار مطبوعه می نویسند تمام از غلط قریشیان است تا ناواقفان
 تقویت مذهب خود نموده با اختیار این اهل تر شده ازین دام فریب بیرون نروند و گرفتار آیند و مؤلف
 هم در همین رساله بجای خود می نویسد که دیدی از شیاطین فاطمه سلیمان یافته بجای سلیمان حضرت سلیمان
 نشسته بود او بر وز اولین برپا نهاده بود که بظاهر و در خیابان و ارکان بی توئی مذاکره میاد که حضرت سلیمان علیه السلام
 از استخوان الهی نجات یافته باز بر تخت سلیمانی نشسته از فرق عادات و عبادات متفرس شد بتارک نماید که تا
 که حضرت سلیمان علیه السلام باز غایب یافته بر تخت سلیمانی نشسته یک از شیاطین مغوی را بطوق و زنجیر
 گرفتار و اسیر کرده بدربار وزیر زمین مقید و دفن کرد که این مؤلف از روی اخبار نبوی و آیات قرآنی پیشتر
 رساله نوشته است که مضمون این اخبار داده هم تصدیق آن گواهی داده و مضمون قیاسی و توفیق انجامید و
 تمام من فضل ربی و در آخر همین صحیفه مطبوعه می نویسد که کپتان باش صاحب ساکن کوه منصور می و یک صاحب
 دیگر لازم صدر بود چنان چنین بدست میفرستد کتابی نوشته چهار پاره کنایه آنچس اگر تقویت دین خود درین
 میدیدند چنانکه متش اینقدر تمام بطریق رو امید شتند باقی آنچه حال خفای کمال صورت مکان قریشی
 از تحقیقات خود و قراین عقلی و نقلی نوشته است همه مطابق واقع بوده است که مضمون این اخبار مطبوعه
 آن بواقعی میکند چه تحقیق اخیر که صورت افشای از قریشی بعد ویرانی مکانش پنجم درین اخبار مطبوعه
 مرقوم است این صورت اخیر من الله بکرم تقدیر چشم نظر نمایان گردید و پرده از روی کار بر افتاد
 تا اینجا که تقرائن عقلی و نقلی و قیاسی و حکایات سمعی کار گوشش در زبان و قیاسات عقلی بود ازین باب

چشم ملاحظه کرده همه شکوک و شبهات و حکایات سمعی را بدایت مولانا صاحب السین بیل با یکدیگر که خبر سیم دیده
 موجود است این هم از بدترین غریبه که از جمله تأییدات فیسی کتابی دیگر تیر موفت و آید بعینه ما همین
 مضمون باختلافات عبارت تیر و آید که بالا مرقوم است فرق همین قدر که مؤلف کتاب ترجمه فقط فرمایشین معیار
 از او نوشته است و صاحب کتاب مذکور که رعنا تخلص است بخار از او نوشته است و ابتدای بنا و این بر حدیث
 حضرت سلیمان علیه السلام می نویسد که تأیید قول قیاسی این مؤلف میکند و آنیم حضرت رعنا در آن کتاب
 مؤلف خود افاده می فرماید که کتاب فرمایشین از مقامی که ذکر یوحنا در آنجا است کشاده می شود و الفاظ نامش
 جان یوحنا است و تیر در همین افاده میفرماید که شورت و غلام و مشرک غیر اهل کتاب و خود و حرامی اهل فرمایشین
 نمیکند فقط و پیش خود مؤلف این رساله بالا نوشته است که مشرک و بنود خود ایمان بکتاب ندارند که از اهل کتاب
 بنوده اند خواهی آنها تحصیل حاصل است که لقب و ترجمه می زنند و ویرانه و خرابه و از عورت و حفظ از خود نوشته
 که احتمال کشف عورت است و غلام و حرامی را خود بخود برید احتیاط فرمایشین نمی کنند که غلام عبد ملوک دیگر است
 شاید نبوت مالک و ولای خود حفظ از نتواند و از حرامی هم خوف افشائے اسرار صریح است که غیر نمیدانند که
 سخن درین است که شناسائی حرامی چگونه تصور که او خود از زبان خود اقرار نتواند که دماز صورت شناسائی
 او چیست فقط تا اینجا که تحقیقات منقلی و نقلی و سمعی و اجباری و کتابی و قرآنی قیاسی کار گوش و زبان قیاس
 وطن قلبی بود که جانب احتمال شبهه هم داشت و مفید قطع و یقین و ثلق بود که بعد معادوت مؤلف
 از کلمه کید این قفل و بان فرمایشین من الله لا اراه از جانبی بهر سید و معین و مصدر این هم مضامین
 قیاسی گردیده آنچه نصیب گوش بود نصیب چشم گردید و فالتظریف کان کذا تصریح حال فرمایشین از زبان
 فرمایشین توضیح تمام و بیان واقعی قریب العقل و تیر سبب قتل و بان فرمایشین که چه سبب بر زبان
 بیان قتل میزند و تیر ازین کلید آن قفل و بان فرمایشینان چگونه می کشاید هر قدر که پیشتر بسکوت
 و اختیاری اختیار بودند که سر میادند و سر نمیدادند همچنان بعد استعمال این کلید یا شتار و اعلان
 این قدر از اختیاری شوند که اگر سر هم رود و اگر سر نمی پوشند و بلا استفسار خود بخود بیان می کنند
 و بدون گفتن هیچگونه ضابطه خود خود نمی توانند فقط پس اولاً صورت بهر رسیدن کلید این قفل

ایمان باید بشیند که چگونه و از کجا بهر سید از بلا خط تمام رساله بدو من فرج می شود که مولف رساله پیش از نوشتن
 و شرح و تفسیرش و تدقیق بمقصد حال فریختن عقل و نقل و قیاساً و قیاساً و قیاساً تا امکان برین داشته است و آنچه
 پیش از عقل و قرآن و قیاسات بنشاید و تصدیق آیات و حدیث بحاکم پیروه شد بعد تحقیقات و قوی آنچه
 دیده و شنیده شد باقیات خود و مطابق تریات که بعد از خط تمام رساله واضح میشود مگر تا هم حالی از ترد
 نبود که آنرا بهر تیران و قیاس است که بیان واقعی باشد که فایده قطع و یقین نمی بخشد تا که کدام فریختن
 همه حالات و معاملات بر خود گذشته از زبان خود نگویید بر آنچه قیاسات گویند و دلیل در دست المؤمن درست باشد
 که فلان فاطر نیرود و بر دل نمی نشیند و لکن لیطمئن قلبی در کار است یکن که قیاس من خطا کند بر امر قیاسی
 و ظنی حکم قطعی نتوان کرد که آن بعض الظن اثم هم آمده است لاجرم بدین ترد که مولف رساله در هر حال
 جو یاسه حال بود و معتر کن می جست کار بجای نمی رسید هرگاه همیشه انروی یکشف و افشای این معما
 مقتضی شد چنان خود بخود من اندر پیروه از روی کار بر داشته شد که بتاریخ بست و ششم جاومی الاولی
 رساله فریختن در ربه بندگان یکی از اجناب که نام پانده خان و بمناسبت همین نام خطاب هم ماه اول و اول
 است مولف را گذر واقع شد در این محبت که چند صحائف اخبار چهارچهار اتفاق نظر در آمد بنظر اجمال دیده
 میشود که یک صحیفه لفظ حقیقت فریختن تعلیم واضح دیده شد گو ششم افتادند که یار در فانی افتد میشود لاجرم بتیتر
 تفصیلی دیدنش ضرور شد همانجا که صحیفه اخبار دیگر بنظر در آمد و تیر همان مضمون بعینه با اختلاف عبارات دیده
 که یکی تصدیق و گیره میکرد و بعضی در آمد و طبیعت قبول کرد و بر دل نشست آنچه تیران و قیاسات خود
 و حکایات سمعی بیشتر نوشته شده بود این تکریر مصداق آن گردید و همه شبهات ظنی یا ظنیان بدل و ظنیان
 بدل گردید و مفهوم معنی لیطمئن قلبی هویدا و اطمینان قلبی پیدا شده کار از گوشن هشتم کشید و شنیده بدیده رسید
 بدین فضل ربی جویندو پاینده شد و آن اینست که در صحائف اخبارات مکرر از صدق الاخبار از تحریر کاتب نشان
 میدهند که فوج ظفر موج انگشتر بر گاه در یار کابل تسلط واقعی نمود و فرقه فریختن هم در انجا رسیده یک
 فریختن فایده که آموختن جادوگر است در کابل بنا کرد و ندید پس کابل شجاع الملک که نشانیده و بر او
 همین سرکار تان بخش بود با امید و یا فتن اسرار فریختن بخوشی تمام اجازت بتای تیر فریختن خانه

و او بعد ترتیب تکمیل آن مکان تخصیص یک وقوع تفصیل که سبب آن حفظ از آن و ممکن نباشد تلاش کرده
 بعرف و وعده عطیات متکاثره بشه اطهار حال در فریشتگان و آن فرستاده که حسب ستورات معینه فریشتگان
 شده آید ازان باز هر چند بطبع و خوف و نری و گرمی و مغالطه با و مد هوشی لشکر و غیره در پیش و در پیش
 بر نخط استفسار کردند قفل و دانتش و التشد تا اینکه مشرف برگ و قتل که و تدبیری یکشاد و حرفی بر زبان
 آفرایوس شده دست از و باز شد بعد از آن و دیگر کوشش آنکه از خود خود صرف کرده با و فریشتگان
 حال فریشتگان شدند و بجز فریشتگان شدن به ستور مهر سکوت بر لب زدند و سرفی نگفتند تا اینکه بعد از سال
 عمل مسرکار انگلیسیه که محض بطور ادا و دخل و دانی شجاع الملک بود ازان ملک برخاست بدیو و حفظ
 و نگهبانی و مجاورت و ترمیم خانه فریشتگان هم صورت نه نیست که حساس شدند تا آن که آن ظلمت جا و دیگر شکست قتل
 و بان یکشاد و مهر سکوت شکست یا پیشتر حرفی بر زبان نمی آوردند سرفی میدادند و سرفی میدادند شکستن قتل و بان
 اگر سرفی بود و سرفی پوشند و بدون استفسار بگویند و با از هر دو آن آغاز نهادند ازان بعد آن فریشتگان
 که لشکر اطهار حال بعرف و مو عید شجاع الملک فریشتگان شده بود چنان سرفی که در مکان فریشتگان
 بوده اند در هر وجه عجایب بسیار اند نام آنها معلوم و ارم به اعتدال آنها در جاها و دیگر نظری آیند که بدان
 تشیلات نشان و هم گرهائی مهیب و خطرناک و صورت ویرانی وحشت ناگ کیف چون بدرجه دوم
 رسیدم ازان هم مهیب تر و کیف تر در آن درجه یک صاحب دستم گرفته بدرجه دیگر برد آنجا چه می بینم کیف
 مرده بهر بیت گریه منتظر شکل قسیب افتاده است صاحبی که بجز بود چیزی سرفی خوانده بیان مرده و فریشتگان
 مرده با استاده شمشیر برهنه یکف همراه من شد در سه وقت از من جدا نمی شد ازان وقت که است
 و خوف بر من غالب شد که از بیان بیرونست همین لحظه که هر وقت در جلی کردم صاحب مذکور ادا و تم
 گرفته سه بار بگریه گرفت که تو فریشتگان شدی هر بار اقرار کردم که شدم بعد چنان اقرار سه باره قفل برد با هم زدند
 که حرفی بر زبان آوردن نمیتوانستم ازان باز جانی که فریشتگان صورت مرده و تیغ برهنه یکف مثل سرفی مرده همراه بود
 از خوف او حرفی بر زبان آوردن نمیتوانستم و اینقدر غیب و هیبت او بر من غالب بود که یقین میدادم همین که حرفی
 بر زبان می آورم شمشیر برهنه در دستم حال مثل سرفی از من جدا نمی شود همان را معاذ الله معبود بر حق و سرفی و هیبت

تو تو انامید استم و اگر فریشتن بجز از نور و نور کس می دیدیم بر سر او هم همان کس شمشیر کشیده استاده می دیدند
 از دور همین نشان می شناختیم که درین زمره فریشتن بوده است حتی که اگر عقبه دیوار خانه من کدام فریشتن
 میگذاشت مرا خبر میکرد و همین تمام اگر تازه فریشتن دایر و میشد مرا خبر میکرد و اینهمه عبادت شرعی را معاذ اللہ
 بازی و لغو و بی عمل میدادیم محض برآس نمودن مردم تا پاره از روی کارم بر نیفتد من هم گاه گاه همین
 عبادت شرعی بطاهر بطور نماز شست و بی رغبت میکردم غرض که تمام عقیده من جانب همان فریشتن
 بود و سوا سے او همه را باطل میدادیم از وقتیکه آن فریشتن دامن سمار و منہاج شد فوراً آن شکل میسب
 از لطم و دستبیش از دلم رفت و بی اختیار دلم باظهار آن لغاضا میکند که بدون بیان آن فیصله خود نمیتوانم
 اکنون مولف رساله می نویسد که همه قرائن و قیاسات عقلی و منطقی این خبر را با تفسیر
 تصدیق لغو و قرآنی نوشته ام ملاحظه بود که چه قدر بود و طابق واقع درست برآید و کلید این قفل همین
 یافته شد که هر گاه آن طلسم جاود فریشتن دامن شکسته شود قفل از دامن همه فریشتان آنجا زود برکت
 از بسا میکند که همه فریشتان آن زمانه بعد شکستن تیر شکست و انهدام آن خانه همین نمط بیان
 می توانند کرد پس تو ان دانست که کلید این قفل طلسم شکستن این قفل است اولیام

تمت الطبع بقصر ایلچی | اعرضت الحقل بتعريضه

سه دل میرود دستم صاحب دلان ندانید دروازه را ز پنہان خواہ شد آشکارا بدست و دستان
 نگرید قدرت او بد ایما العافلون خاتمتوا بد ایما الناس انکم بدیدہ دل ملاحظه و کار سے
 که از جیب و آدمی سے متجا وز هوا پھر از زمین رہتا بلکہ دلب سے نکلے ہوڑ افشا ہو جاتا ہے کہ
 اکثر احوال اجا وز الاشیئین فشا و بخلان سپر فریشتن سے کہ باہر از ان اشاعت کو منور فریشتن سے منحنی
 ہے ہر چند چارون آدمیوں نے اسکے افشائیں ہزار طرہ کی کوششیں بمصارف خاطر کیں اور محض بہت
 افشا یرون خاطر ثیری طرہ و عقلا سو زیرک نمود فریشتن جو گیا اور بہت عوام سبک وضع جن کو بیستہ
 بات نہیں تھی بشرط افشا فروں زرسے فریشتن کہ دایا پھر بھی بعد فریشتن ہو جانے کو اسکے
 منسپر قفل ہو گیا کہ سر دینی کو مستعد مگر سر نہ دیا معہد بہت عقلا فریشتے اپنے تفسیر اور قیاسات

